

عید کے بعد از نشاء عمر



عید کے بعد ---

نشاء عمر

1 قسط

---زر--- اووو۔ زرویش... حنان زرویش کو آوازیں دیتا اوپر سے نیچے آیا تھا...۔۔۔۔۔ جی جی حنان صاحب عرض کریں اپ کا ہی انتظار کر رہی تھی کہ کب آئیں اور اپنا حکم نامہ جاری کریں....

تمیز سے میں تم سے بڑا ہوں.... بھائی کہا کرو.... حنان تو اس کی اتنی بے باقی پہ جھلکا اٹھا تھا...

بھائی.. بھائی.. کیوں کہوں... اپ نا تو میرے بھائی ہیں اور نا ہی کوئی کزنز کزن.... کزن پر زور دیتے اس نے جیسے ناک سے مکھی اڑائی.....

عید کے بعد از نشاء عمر

وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی افطار کی تیاری کے لیے پیاز اور لہسن لاونج میں اٹھا کے لائی تھی کہ ساتھ ساتھ رمضان ٹرانسمیشن بھی دیکھ لے گی... اب یہ حنان صاحب اگے... اور اسے پتا تھا وہ کیا کہنے آیا ہے...

کہاں گم ہو گی ہو محترمہ... حنان نے اگے ہو کے اسے ہلایا جو جانے کن سوچوں میں گم ہو گی تھی... جواب ہلانے پہ ہونکوں کی طرح دیکھ رہی تھی...

کہا تو ہے آج نہیں بنا کے دون گی خود جا کے باہر سے لے او... میں نو کر نہیں ہوں پچھلے ایک ہفتے سے میں ہی بنا لے دے رہی ہوں سحری بھی اور افطاری بھی... پتا نہیں تمہاری اپا جان کب ٹھیک ہو گئی... سر سے دوپٹہ سرک کے کندھو تک آیا ہوا تھا لیکن وہ بنا کسی پرواہ کے نان سٹاپ اسے سنائی جا رہی تھی.... اب ہونکوں کی طرح دیکھنے کی باری حنان کی تھی....

میں نے صامیہ آنٹی کا پوچھا ہے وہ کہاں ہیں.... اس کے چپ ہونے پہ حنان نے دوبارہ سے اپنا سوال دہرایا...

عید کے بعد از نشاء عمر

و.....و.و..وہ تو اندر قرآن پاک کی تلاوت کر رہی ہیں... شرمندہ ہوتے جلدی سے سر

پہ دوبارہ دوپٹہ سیٹ کیا

حنان اس پہ ایک سرسری سی نگاہ ڈالتا اندر چلا گیا تھا...

ہو نہہ ایے بڑے... بڑبڑاتے زرویش نے دوبارہ اپنی جگہ سنبھالی اور لہسن چھیلنا شروع کیا... تقریباً دس منٹ بعد ہی حنان واپس لاونج سے گزرتا ایک معنی خیز مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتا اوپر کی طرف چلا گیا.... جبکہ زرویش اس کی چمکتی آنکھوں کو دیکھ کے تلملا کے رہ گئی.....

ڈیش انسان... دانت کچکچاتے اسے غائبانہ نام سے بھی نوازا....

زری بیٹا اج افطار میں کچھ اور چیزیں بھی بنالینا کباب وغیرہ اور میٹھے میں کچھ....

کیا.... اما وہ پھر کہہ کے چلے گئے۔۔۔ اور اپ مان گئیں... میں کام کر کر کے

تھک گئی ہوں... روزہ ہے میرا بھی۔۔۔ وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

اماں بس وہ ہمارا فائدہ اٹھا رہے ہیں آپ کو سمجھ نہیں آتی... منہ بناتے وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی اصل غصہ تو اسے اس کی اس مسکراہٹ پہ آرہا تھا جو بقول اس کے جلانے والی تھی اور اسے اندر تک اگ لگا گئی تھی



تمہارا انتظار اور کیا... اپنے بھرے بھرے وجود کو گھسیٹتے وہ کمرے تک آئیں... کیا کہا اس نے... اس کے بولنے کی آواز یہاں تک آرہی تھی...

کچھ نہیں... بس اہسے ہی چڑتی ہے وہ... خالہ تو مان گئی آرام سے اور اسے بھی کہہ دیا ہو گا... اب تک----

عید کے بعد از نشاء عمر

بنادے گی... اسے دیکھتے ہانانے خدشہ ظاہر کیا...

کیوں نہیں اپا... وہ بے وقوف.. پاگل لڑکی کیوں نہیں بنا کے دے گی... مجھے تو اب ہنسی

اتی ہے... بچاری کی کوئی سنتا ہی نہیں ہے... مزحقہ خیز انداز میں کہتا وہ باہر کھڑی لڑکی

کے تن بدن پہ آگ لگا گیا تھا... زرویش جو اماں کے بتانے پہ اوپر اسے کھری کھری

سنائے آئی تھی اپنے نام پہ ناچاہتے ہوئے بھی دروازے پہ رک گئی تھی...

اتنی بھی بے وقوف نہیں ہے بچی ہے ابھی اور لڑکیاں تو ویسے بھی اس عمر میں لا آباالی سی

ہوتی ہیں... اپا کو جانے کیوں اس کا یہ انداز برا لگا تھا...

اپا جان اپ کو نہیں پتا وہ کتنی بے وقوف ہے... میں اس کے سامنے اس کی اماں کو اپنی

مٹھی میں کر رہا ہوں اور اسے خبر بھی نہیں ہے... اوپر سے ایسے محبت جتاتی ہے.. بھائی

بھی نہیں کہتی حالانکہ اس سے کم سے کم پانچ چھ سال بڑا ہوں گا میں...۔۔

کیوں بلاے تم کو نسا اس کے بھائی ہو... ہانانے اب اسے سہی معنوں میں گھورا تھا....

عید کے بعد از نشاء عمر

نہیں وہ اس لیے نہیں بلاتی کے کیا پتا میں اس کے چنگل میں پھنس جاؤں... اور اس کے وارے نیارے... وہ بے رحمی سے اس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا تھا...

اس کے وارے نیارے کیسے... آپا حیران ہوئیں... اس کی سوچ پہ----

بھئی اسی ہزار تنخواہ ہے میری اپنا گھر ہے اکیلا وارث ہوں تو کیوں ناہوں گے....! اور...

اس سے پہلے کے وہ اگے کچھ بولتا ایک دم سے دروازہ کھول کے زرویش اندرائی تھی....

آ.. اپا.... اپ بتادیں کیا کیا بنانا ہے... نا محسوس طریقے سے اس نے خود کو کمپوز کیا تھا

لیکن اس کی آنکھوں کی سرخی....

سوری... زری میں خود اربنچ کر لوں گی بیٹا اپ رہنے دو اپ کا بھی تو روزہ ہے نا... سوری

جانے کس بات کا بولا تھا انہوں نے

کوی بات نہیں اپی... ویسے بھی افطار کروانے میں ثواب ملتا ہے... کہہ کے مسکراتے وہ

باہر نکل آئی تھی.... جس کے بارے وہ غلط سوچتی آئی تھی وہ اچھی نکلیں اور جو اچھا بن رہا

تھا وہ اندر سے کیسا تھا.... اپنے بارے میں ایسے خیالات سن کے کوی بھی برداشت نا

اما۔۔ ابا کو فون کر کے کہہ دو واپسی پہ بریانی اور جلیبی لیتے آئیں... صامیہ بیگم جو صوفے پہ بیٹھی تسبیح کر رہی تھی اثبات میں سر ہلاتے اوکے کا اشارہ کیا...

8 | Page

عید کے بعد از نشاء عمر

اما ویسے آج یہ اتنی چیزیں کیوں.. کوئی مہمان آرہے کیا ان کے گھر... وہ پہلے بھی افطاری بناتی تھی لیکن صرف اتنی جتنی وہ لوگ خود اپنے لیے بناتے... لیکن آج کچھ اور چیزیں بھی بنانے کا کہہ رہی تھیں... اس نے اپنے پاس اما سے پوچھا جو اٹا گوندھنے ای تھیں... ہاں بیٹا آج حنان کے سسرال والے آرہے ہیں نا تو اس لیے... وہ معصومیت سے کہتے اٹا نکالنے لگی... اور زرویش کے ان سہی معنوں میں چودہ طبق روشن ہوئے تھے....

کیا ااااا... اس کے سسرال والے... میں.. میں اس کے... اماں..... وہ چیخ ہی پڑی تھی.. کچھ سمجھ نہی رہا تھا کہ وہ اپنی فیملنگز کیسے سمجائے... اتنی باتیں بھی سنی... اور وہ جو خوشی خوشی مسکراتے مسکراتے اوپر گیا تھا تو اس وجہ سے بتسیاں باہر نکل رہی تھیں.. وہ.. سمجھتے کیا ہیں خود کو... میں کوی اتنی گئی گزی ہوں... نوکر ہوں... اب وہ ساری بات بھول گئی تھیں جو اوپر کہہ کے ای تھی افطاری بنا کے دینے سے تو ثواب ملتا ہے...

اب میں بتاتی ہوں... انے دوزرا سسرال والوں کو.... بڑبڑاتے اب وہ شاطرانہ مسکراتے دوبارہ کام میں مشغول ہو گئی... آج تو سب کو سرو بھی خود ہی کروں گی...

عید کے بعد از نشاء عمر

بیٹا یہ کام ختم کر کے اوپر دیکھ آنا سب سیٹ ہے کچھ بکھرا ہوا ناہو... ہانا کتنا کام کر سکتی ہے اور دوسرا تو مرد ذات ہے کیا کم کرے گا الٹا بکھیرے گا ہی...
امان فکرنا کریں اب آج سب سیٹ کر دوں گی....

سر پہ دوپٹہ اچھے طرح لپیٹتے وہ باہر نکل گئی

○○○○○○○○

شام کو وہ لوگ تقریباً ساڑھے چھ بجے پہنچے تھے... زرویش نے خود انہیں گیٹ پہ رسیو کیا تھا وہ لوگ دو مرد اور دو عورتیں تھیں یقیناً فیملی ہی ہوگی دو بچے اور اما ابا... دیکھنے میں تو کافی سوبر سے لگے تھے... ابھی وہ انہیں لے کے لاؤنج تک آئی تھی کہ اوپر سے حنان بھی آگیا...

اسلام علیکم مامی جان... وہ اس عورت کے سامنے جھکا تھا... پھر وہ مامو سے ملا اور پھر بہزاد سے جو اس کا مامو زاد تھا... روشنا کو تو بس آنکھوں ہی آنکھوں میں سلام کیا۔۔۔۔۔ وہ کافی خوبصورت تھی گورا رنگ.. چھوٹی مگر گول آنکھیں چھوٹی پتلی ناک۔ باریک ہونٹ اور سب سے پیارا گال پہ وہ تل جو شاید اللہ میاں نے اس کی نظر اتارنے کے لیے خود ہی لگا

عید کے بعد از نشاء عمر

کے بھیج دیا... کوئی بھی دیکھے تو اسے عشق ہو جائے.. دوسری طرف زرویش کارنگ سانولا تھا... انکھیں بڑی بڑی روشن جو سب کو اپنی طرف اٹریکٹ کرتیں پتلی کھڑی ناک اور ہلکے بھرے ہونٹ العرض کے وہ تیکھے نقوش کی حامل لڑکی تھی اس کا قد البتہ روشنا سے زیادہ نمبر لے گیا تھا وہ ہائیٹ میں روشنا سے زیادہ تھی۔۔۔۔۔

وہ لوگ ابھی وہیں کھڑے باتیں کر رہے تھے... جب اپانے اسے اشارہ کیا تھا اب اوپر لے بھی آؤ ان سب کو..

چلیں اوپر... حنان کو دیکھتے وہ سب کے ساتھ ہی اوپر آئی تھی سب کچھ سیٹ صاف ستھرا تھا... حنان اس کا رویہ دیکھ کے حیران ہو رہا تھا... کچھ تو گڑبڑ ہے..... چلو دیکھتے کیا ہوتا.....

کہیں کھانا.... او. شٹ اس کے زہن میں جھمکا ہوا وہ سب کے سامنے ہی اسے ہی جلدی سے اٹھ کے باہر آیا تھا...

زری میرے ساتھ او... ساتھ اسے لانا نہیں بھولا تھا....

عید کے بعد از نشاء عمر

وہ بھی ہچکچاتے وہاں سے اٹھ ائی تھی اس کے پہنچنے تک وہ سب چیزیں جانچ رہا تھا جو سلیکے سے برتوں میں سیٹ کر دی گئی تھیں..

دیکھو تم نے کچھ خراب کیا ہے تو بتا دو... وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے اس کے قریب ہوا

اوو تو شک کر رہے ہیں مجھ پہ... خود چھک کے چک کر لیں... مسکراتے ہوئے اسے جلا یا...

میرا روزہ ہے... وہ دانت پیس کے رہ گیا...

تو پھر صبر رکھیں... میں کسی کو بھوکا تو نہیں یہاں سے جانے دوں گی... آپ کے سسرال والے ہیں مجھے تو خوشی ہے کہ آپ بھی کسی کھونٹے سے لگیں روز روز مجھے افطاری نابنا کے دینی پڑے...

بس کر دو... یہ تم ساری اپنی جلن نکال رہی ہو تم اب جیس ہو رہی ہو روشناسے... اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ اس کا دل ایک دفہ بھی مسل کے رکھ گیا تھا...

عید کے بعد از نشاء عمر

جی نہیں حنان بھائی اپ کو غلط فہمی ہے... خیر چھوڑیں کیا بحث کرنا پ سے... جو سوچنا سوچتے رہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا.... ہونہہ کہہ کے وہ واپس پلٹ آئی تھی اور حنان ہر چیز کو دھیان سے چک کر رہا تھا کہیں کچھ خرابی تو نہیں ہے...

پھر روزہ کھلنے سے پہلے اس نے سب کے لیے نیچے ہی دسترخوان سیٹ کر دیا تھا... اچھے سے کھانا پینا بچو اپنا ہی گھر سمجھو اسے حنان کی مامی نے اپنے بچوں کو تلقین کی.... اور زرویش نے بڑی مشکل سے ہنسی کو کنٹرول کیا تھا...

جو نہی روزہ افطار ہو اسب نے کھجور کھانے کے بعد شربت پیا۔ فروٹ بھی تھا جسے بھرپور طریقے سے انجوائے کرتے ہوئے کھایا.. مامی ساتھ ساتھ مشکوک نظروں سے زرویش کو بھی دیکھ رہی تھیں....

مرد حضرات نماز پڑھنے کے لیے چلے گئے تو... ان کے انے سے پہلے اس نے ڈائمنگ ٹیبل پہ باقی کا سارا کھانا لگا دیا... جب تک وہ لوگ اے زرویش نماز بھی پڑھ چکی تھی... اب سب اپنی چیئر زپہ بیٹھے تو روشنا حنان کے لفٹ سائنڈ پہ جبکہ زرویش رائیٹ پہ..

عید کے بعد از نشاء عمر

ایک منٹ ایک منٹ... سب اپنی اپنی پلیٹوں میں ڈالنے لگے تھے کہ حنان نے روک دیا
کیا ہوا.... سب کا مشترکہ سوال....

دیکھیں میں چاہتا ہوں کہ ایک دفہ میں خود کھا کے پہلے چیک کر لوں پھر اپ سب
شروع کرنا... غلط مت سمجھیں مجھے میں بس چاہتا ہوں کہ میری طرف سے کوئی کوتاہی
ناہو... سب کی نظروں کو سمجھے تفصیلاً جواب دیا...

اوکے ٹھیک ہے... سب نے اثبات میں سر ہلایا تھا...

میں ڈال کے دیتی ہوں زرویش نے اگے ہو کے اسے پلیٹ میں سب کچھ تھوڑا تھوڑا ڈال
کے دیا اور پھر ہر چچ پہ ہر نوالے پہ حنان کا منہ بنتا گیا... کسی میں نمک بہت تیز کسی میں
مرچیں...

یہ کیا ہے... زری تم ایسے کرو گی اب... حنان مٹھیاں بھینچ کے رہ گیا تھا...

م.. میں نے کچھ نہیں کیا سچ میں... میں نے تو...

عید کے بعد از نشاء عمر

یہ مجھے دیں میں چک کرتی ہوں اس سے پہلے زری مکمل بولتی روشنانے اس کی پلیٹ کو
اپنی طرف کھسکایا اور اسی میں سے کھانا شروع کیا... اب اس کے بھی وہی حالات
تھے...

س... سوری مامی میں باہر سے کچھ لے کے اتا ہوں اپ لوگ.....
نہیں بیٹا بس ہم چلتے ہیں اب... اٹھو بچو.... مامی تو جیسے پہلے ہی تہار تھیں منہ بنانے کے
لیے مامو بس سب دیکھ اور سن ہی رہے تھے...
... نہی نہی مامی میں لے کے اتا اپ پلینز ناراض ناہوں... حنان سچ میں پریشان ہو گیا
تھا....

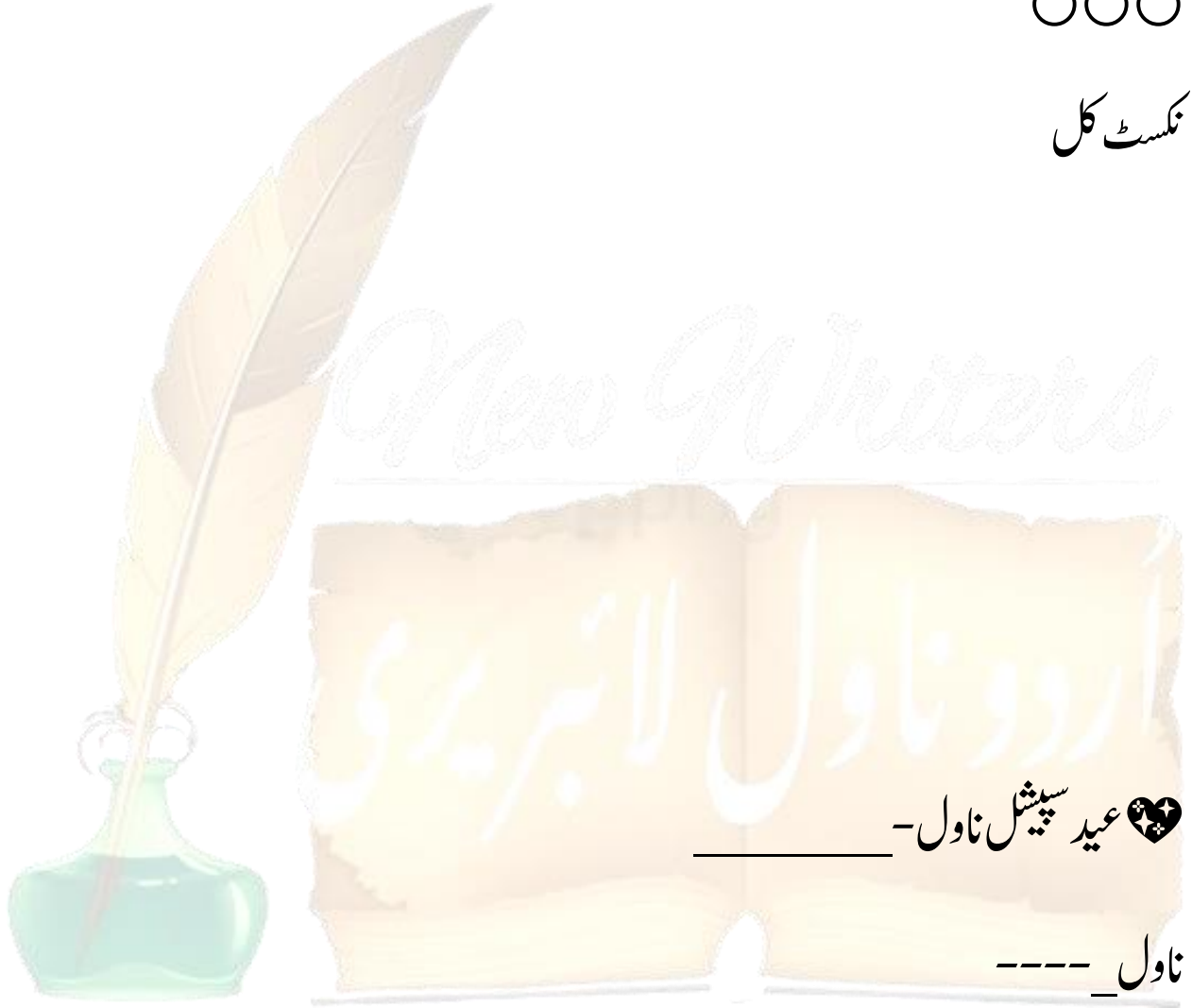
کیا ہے حنان جب... جب اپ کی مامی جانا چاہ رہی ہیں تو جانے دیں کیوں روک رہے ہیں
ویسے بھی انہوں نے بعد میں بھی تو جانا ہی تھا... صامیہ اور زری کے ابو نے حیرانگی سے
اسے دیکھا کہ اسے کیا ہو گیا کیسی حرکتیں کر رہی... مامی تو بس اب یہ اٹھی اور تھپ تھپ

عید کے بعد از نشاء عمر

کرتیں باہر نکل گئیں... روشنائی نے ایک شکوہ کناں نظر اپنے منگیترا صاحب پہ ڈالی... اور
منگیترا صاحب دوڑتے ہوئے ان کے پیچھے گئے

○○○

نکسٹ کل



تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آیا تو زری ارام سے بٹھی بریانی کھا رہی تھی...

یار تم پاگل ہو... تمہارا دماغ کام نہیں کرتا... ابا اور اماں جا چکے تھے...

اووہ کیا کیا ہے میں نے... بس کھانا ہی تو بنایا چیک کرو کتنا اچھا بنا ہے مزے دار... چچ منہ میں ڈالتے اسے دکھایا...

یار.... اوکے ٹھیک ہے.. سوری مجھے وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا ایکچولی میں نے تمہیں دیکھ لیا تھا وہاں اسی لیے کہا...

سوری کی کوئی بات نہیں ہے حنان صاحب ابھی بھی اپ نے خود جلد بازی کی اپ باقی کا کھانا کھا کے تو چک کرتے میرا جھگڑا اپ سے تھا باقیوں سے نہیں.. اب وہ کھڑی ہو گئی تھی اور وہ دونوں امنے سامنے تھے.. اپ کھا کے دیکھ لیں... پلٹ اس کی طرف بڑھائی....

عید کے بعد از نشاء عمر

کیا مطلب... حنان نے چچ لے کے ٹرے سے ہی لگایا اس کی پلیٹ کو انور کرتے... اور
منہ میں ڈالا...

واٹ.... ایسا کیسے ہو سکتا ہے تم نے مجھے اسی میں سے ڈال کے دیا تھا اب وہ ساری چیزیں
چک کر رہا تم نے تو مجھے اسی میں سے ڈال کے دیا... اوپر اس کی طرف دیکھتے وہ کافی
کنفیوز بھی تھا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے...

جی بلکل.. میں نے جو اپ کو ڈال کے دیا تھا صرف وہ ہی نمک اور مرچوں والا تو... جو میں
نے ہر ڈیش کے ایک کونے میں ڈالے تھے اور جب میں نے خود ڈال کے دینے تھے تو
اپ نے تو پھنسا ہی تھا... اپنی چلا کی پہ وہ بے انتہا خوش نظر آرہی تھی اور حنان بچارہ سوچ
رہا تھا کہ اب غلطی ساری اپنی اور اپنی مامی کو بھی خود راضی کرنا... اوففف کس مصیبت
میں پڑ گیا ہوں... وہ سر پیٹ کے رہ گیا جبکہ زرویش مسکراتے ہوئے وہاں سے چلی گی

○○○○○○○○○○

عید کے بعد از نشاء عمر

زرویش کی چھوٹی سی فیملی تھی جس میں ایک وہ اور ایک اما اور ابا جن کی وہ بے حد لاڈلی ایک ہی ایک اولاد تھی تو ہاتھ کا چھالا بنا کے رکھا... اسے ہر وہ چیز ملی جو اسے چاہیے تھی

قسمت کی ستم ظریف تب ہوئی جب صامیہ بیگم شوگر کی مریض بن گئیں اس کے بعد آہستہ آہستہ گھر کی ذمہ داری اس کے نازک کندھوں پہ آگئی... 17 سال سے لے کے 22 سال تک اس نے سارے کام سیکھ لیے تھے صامیہ بیگم نے اسے ایکسپرٹ بنا دیا تھا.. لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ تھوڑی چڑچڑی بھی ہو گئی تھی... کچھ عرصہ پہلے ہی انور صاحب نے سوچا تھا کیوں نا اوپر کا پورشن کراے پہ دے دیا جائے تو اس پورشن کے سب سے پہلے کراے دار حنان اور اس کی اباہانا تھیں... حنان لوگ دو ہی بہن بھائی تھے والدہ کی وفات حنان کے بچپن میں ہی ہو گئی... اور والد صاحب اپا کی شادی کے دو سال بعد دنیا فانی سے کوچ کر گئے... اللہ تعالیٰ نے ہانا کو اولاد سے نوازا لیکن پانچ سال بعد... وہ بھی زیادہ عرصہ اس دنیا میں نارہ سکا اور چل بسا... اب پھر وہ ایکسپیکٹ کر رہی تھیں اور ان کا لاسٹ متھ تھان کے شوہر سودی عرب چلے گئے تھے سات ماہ پہلے تب سے ہانا

عید کے بعد از نشاء عمر

حنان کے ساتھ ہی رہ رہی تھی.. حنان جو یونیورسٹی میں لیکچرار تھا پہلے ہو سٹل میں رہتا تھا لیکن اب اپاکی وجہ سے اسے الگ جگہ لینی پڑی تھی... وہاں آ کے سب کی سب سے بن گی تھی بس حنان اور زرویش کی نہیں بنی... نابنانے میں زیادہ ہاتھ زرویش کا ہی تھی اکیلے رہ رہ کے اسے اتنی تنہائی کی عادت ہو گئی تھی کہ اب یہ یہ ہلچل اسے اچھی نہیں لگ رہی تھی... اور ارج کل رمضان میں افطاری اور سحری وہ ہی بنا کے دیتی تھی

○○○○○○○○

اسلام وعلیکم.. حنان صبح سحری لینے آیا تو صامیہ بیگم پر اٹھے بنا رہی تھی..

واعلیکم السلام کیسے ہو بیٹا...

ٹھیک ہوں انٹی اپ کیسی ہیں... چتر گھیسٹ کے بیٹھتے اس نے موبائل نکال کے وقت دیکھا ابھی چالیس منٹ باقی تھے...

الحمد للہ.. کہہ کے وہ خاموش ہو گئیں...

ارج زری نہیں اٹھی.... نا محسوس طریقے اس کے منہ سے نکلا تھا...

عید کے بعد از نشاء عمر

نہیں ابھی تک سو رہی ہے یہ پر اٹھے بنا کے جگاتی ہوں اسے.... جلدی جلدی ہاتھ چلاتے
ساتھ وہ اس سے بات بھی کر رہی تھیں سحری وہ خود بناتی تھیں۔۔۔۔۔

ہوں... ایک دفہ پھر خاموشی چھا گئی تھی...

ہانا کیسی ہے... اب کی بار صامیہ بیگم نے ہانا کا پوچھا...

وہ ٹھیک ہیں بس کبھی زیادہ چل لیں تو بلڈ پریشر لو ہو جاتا ہے... رات کو بھی ایسا ہی ہوا تھا
لیکن اب ٹھیک ہیں...

او وہہ.. بیٹا کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے او آزدے لینا...

او کے.. انٹی۔۔ اثبات میں سر ہلاتے ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔۔

ہاتھ ساف کرتے وہ باہر کی طرف بڑھ گئی جلدی سے زرویش کو اٹھایا پھر واپس آ کے
اسے اس کا ناشتہ نکال کے دیا جو وہ زری کے آنے سے پہلے ہی لے کے اپنے پورشن پہ چلا

گیا تھا... یہ نہیں تھا کہ وہ کوئی مفتی کا کھاتے تھے کرایہ وہ ہر ماہ کی پہلی کو ہی دے دیتے

عید کے بعد از نشاء عمر

اس دفہ تو حنان صامیہ بیگم کو الگ سے خرچ دے گیا تھا کہ ان کے کھانے پینے کا جو خرچہ اس کے پیسے... انہوں نے انکار کیا لیکن حنان کے اصرار پہ انہوں نے رکھ لیے تھے جب تک انہوں نے اسے کھانا بننا کے دیا تھا وہ وہیں بیٹھا رہا تھا.. البتہ زری کے انے سے پہلے واپس چلا گیا تھا آج دوسرا عشرہ شروع ہو رہا تھا ایسا لگتا تھا اس دفہ رمضان کچھ زیادہ سپیڈ سے گزر رہا ہے..

اپاروزہ نہیں رکھتی تھیں لیکن سحری اس کے ساتھ کرتی تھیں اب بھی وہ دونوں ساتھ سحری کر رہے تھے

○○○○○○○

موم اپ کو ایسے اٹھ کے نہیں انا چاہیے تھا کل شام سے روشنا اپنی ماں کو اس بات کا کئی دفہ جتا چکی تھی....

میں تمہاری ماں ہوں۔۔۔۔۔ جانتی تمہارا اچھا یا برا... اسے گھورتے وہ اپنے کام میں مسغول رہیں جو کہ واٹس اپ یوز کرنے کا تھا

عید کے بعد از نشاء عمر

لیکن اپ جانتی ہیں میں ہنی سے پیار کرتی ہوں... اووہ بھی کرتے ہیں مجھ سے...
ٹھیک ہے اگر وہ کرتا پھر تو ہمارے گھر اے گا معافی مانگنے.... پھر سوچوں گی کچھ میں....
یہ کیا بات ہوئی ماما... اس کی کیا غلطی... ساری غلطی تو اس لڑکی کی تھی جس نے کھانے
میں نمک ملا یا تھا.... اس نے حنان کا دفاع کیا تھا...
بیٹا تم نہی سمجھو گی ان معملا ت کو... تم نے دیکھا نہیں کیسے وہ لڑکی حنان کو حنان جی بلا
رہی تھی... اسی بات سے اندازہ لگا لو نا کہ وہ دونوں کتنے قریب ہیں ایک دوسرے کے.
اور تو اور حنان اسے لے کے باہر نکل گیا تھا جب ہم اے تھے اگر یاد ہو تو... وہ اسے
صاف صاف سب کچھ کلئیر کرنا چاہ رہی تھیں ایکچولی وہ روشنا کی شادی اپنے بھائی لے بیٹے
سے کرنا چاہ رہی تھی جو آرمی میں اعلیٰ عہدے پہ فائز تھا... لیکن ان کے میاں اور بیٹی
کے تو ان کی طرف میزاج ہی نا ملتے

○○○○○

عید کے بعد از نشاء عمر

صامیہ.. میں نے تم سے دن بچی کے رشتے کے سلسلے میں بات کی تھی.. انور صاحب موبائل بند کرتے صامیہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئے جو ان سے جانے کیسے کیسے لوگوں کی باتیں کر رہی تھیں اور ساتھ ساتھ مونگ کی دال بھی چن رہی تھیں اج ان کا کچھڑی بنوانے کا ارادہ تھا..

جی جی بتایا تھا... لیکن وہ لوگ مجھے کچھ اچھے... وہ صاف بات کہتے ہچکچا رہی تھی... دال انہوں نے ایک سائیڈ پر رکھ دی وہ بھی اب مکمل توجہ سے انور صاحب کی بات سن رہی تھیں... رحیم کا بیٹا ہے.. اور تم تو ساجدہ کو بھی اچھے سے جانتی ہو جب والدین اتنے سمجھدار اور اچھے ہیں تو پھر بیٹا کتنا سمجھدار ہو گا انور صاحب کا تو بس نہیں چل رہا تھا کی اج ہی بیٹی کو بیاہ دیں...

باہر سے گزرتے حنان کے کان کھڑے ہوئے تھے وہ لڑکے کا زکریا کے ہی سارے معاملے کی طہ تک پہنچا تھا....

ہمممم اب میری باری ہے محترمہ... اب تمہیں پتا چلے گا جیسی کرنی ویسی بھرنی... ناک سے اپنے لٹے ہاتھ کی انگلی رگڑتے جیسے وہ زری کا کام تمام کر چکا تھا

عید کے بعد از نشاء عمر

○○○○○○○

معمول کے مطابق آج پھر وہ افطار دینے کے لیے اوپر جارہی تھی جب سیڑھیوں سے اترتے حنان سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی ورنہ ساری ٹرے اس کے اپنے اوپر گرنی تھی...

دیکھ کے چلا کرو یا ر... جانتا ہوں میں خوبصورت اور ہینڈ سم بنداہوں لیکن... پھر بھی بندے کو اگے پیچھے کا بھی دھیان....

اوو.. بس بس... زیادہ خوش فہمیاں نہی پال رکھی آپ نے اپنے بارے میں.... آپ کو تو میں دیکھنا پسند نہی کرتی اور آپ جانے کیا سوچ کے بیٹھے میرے بارے میں... آپ کو دیکھنے سے پہلے مرنا پسند کروں گی.. نخوت سے کہتے وہ دھپ دھپ کرتے سیڑھیاں چڑگی تھی...

حنان کو غصہ تو بہت آیا لیکن وہ خاموش رہا کیونکہ اب اس کی باری تھی... سوچ کے مسکراتے وہ بھی سیڑھیاں اتر کے چلا گیا

○○○○○○○

عید کے بعد از نشاء عمر

اج سولہواں روزہ تھا.. رمضان المبارک اپنے اختتام کی طرف روان دواں تھا... وہ لائٹ پنک کلر کے شلوار قمیض کے ساتھ مہرون دوپٹہ اچھے سے لپیٹے قرآن پاک کہ تلاوت کر رہی تھی اج اس کا تیسرا پارہ تھا ایک دفہ وہ قرآن مکمل کر چکی تھی.. اسی ایک ماہ میں ہی تمام لوگ اختتام کے ساتھ عبادت کرتے ہیں... شیطان قید ہوتا ہے... لیکن ہر انسان کے اندر ایک شیطان ہے جو کہ اس کا نفس ہے.... سال کے بارہ مہینوں میں شیطان-- شیطان تو ہوتا لیکن نفس بھی ساتھ ہوتا اور رمضان میں شیطان کو تو اللہ نے قید کر لیا... نفس کو ہم نے خود قید کرنا ہے... اس نفس کی وجہ سے ہی شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تھا... تلاوت کر کے قرآن پاک کو اس کی جگہ پہ رکھا... وہ تلاوت کر کے ابھی باہر نکلی تھی کہ وہاں ایک لڑکا اور ایک عورت جن سے وہ بارہا مل چکی تھی امی کے پاس بیٹھے تھے.. اسلام علیکم آنٹی جھگھتے اس نے اگے ہو کے سلام کیا تھا...

واعلیکم السلام... کیسے ہو بیٹا پیار سے اس کے سر پہ پیار کرتے اس کا حال پوچھا...

جی میں ٹھیک ہوں اپ کیسی ہیں..

عید کے بعد از نشاء عمر

الحمد للہ... کہہ کے وہ اما کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گئیں..

زری کو کہیں نا کہیں اندازہ تھا کہ وہ کس سلسلے میں آیں ہیں... اس لیے وہ وہاں بیٹھنے کی بجائے کچن میں آگئی... ابھی اسے کچن میں آئے دس منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ حنان صاحب تشریف لے آئے وہ تین بجے یونیورسٹی سے آتا تھا...

اهاں... اج روزہ نہی رکھا کیا جاتے جاتے ٹونٹ مارا...

نہی رکھا پ بھی نارکھتے... زری نے بھی جاتے جاتے اسے سنائی تھی...

ابھی واپس آتا ہوں مل کے کھائیں گے... وہ جو سیڑھیوں کے پاس پہنچ چکا تھا ایک دم سے مڑتے وہ کچن میں آکے بالکل اس کے پاس آکے کھڑا ہوا تھا اور وہ جو اسے سنا کے مزے سے روخ دوسری طرف کیے کھڑی تھی اسے پاس دیکھ کے وہ زرا پیچھے ہوئی تھی مسکراہٹ اس کی آنکھوں میں ابھی بھی تھی..

لیکن یاوریہ سب اپنی گنہگار آنکھوں سے دیکھ چکا تھا....

حنان اسے آنکھ مارتے نکلتے ہوئے یاور کو بھی ایک آنکھ کی زرار ت دیکھا گیا تھا...

عید کے بعد از نشاء عمر

اب آئے گا مزاح... کچھ نا کر کے بھی اتنا کر آیا تو حنان... خود کو سراہتے وہ اپنے کمرے میں آ گیا تھا...

پیچھے زریش معصومیت کے تمام ریکارڈز توڑتی یا اور کو محبت سے جاتا دیکھ رہی تھی

○○○○○

حنان صامیہ بیگم کو بلانے آیا تھا نیچے ہانا اپنی کی طبعت خراب تھی شاید.... انٹی کہاں ہیں... وہ پریشان لگ رہا تھا..

اندر ہیں میں بلاتی دوپٹے سے ہاتھ صاف کرتے وہ اندر چلی گئی تھی.. کچھ ہی لمحوں میں صامیہ بیگم ہانا کے پاس تھیں اسے ابھی ہلکی ہلکی تکلیف ہو رہی تھی...

حنان ٹیکسی منگولو... اس کی حالت دیکھ کے انہوں نے حنان سے کہا کہ اب اس کا رنگ بھی پیلا پڑ رہا تھا... ہانا کو وہ کسی طرح سنبھال کے نیچے لے آئی تھیں جب تک وہ پہنچی ٹیکسی بھی آچکی تھی...

عید کے بعد از نشاء عمر

وہ لوگ اسی ہو سسٹیل گے تھے جس میں ہانا کا پرمانینٹ چیک اپ ہوتا تھا ڈاکٹر نے کچھ میڈیسن دی تھیں لیکن ڈلیوری کی ڈیٹ عید کے بعد کی تھی.. انہیں بہت زیادہ احتیاط کا کہا تھا ایک ان کے لیے سیڑھیان چڑنا ترنا بھی مشکل تھا.. صامیہ بیگم کا خیال تھا کہ جب تک ہانا کی ڈلیوری نہیں ہو جاتی وہ نیچے ہی رک جائے اور انور صاحب اوپر سو جایا کریں گے... ایسے ہانا نیچے ہی شفٹ ہو گئی.. صامیہ کی شکل میں ان کو ایک اچھی مالکن تو ملی ہی لیکن ایک ماں بھی مل گئی تھی جو اپنی بچوں کے ہر معاملے میں ان کے ساتھ ہوتی ہیں... یہاں صامیہ بیگم نے اسے ماں کی کمی زرا احساس نا ہونے دیا... کہتے ہیں نادنیاں میں برے لوگوں کے ساتھ ساتھ اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں ان کے حصے میں بہترین اے تھے..

○○○○○○○○

نیکسٹ کل

عید کے بعد از نشاء عمر

عید سپیشل ناول۔ _____

ناول۔ ----

عید کے بعد۔ ---

نشاء عمر _____

قسط 3

تھے اگلے دن جب وہ سب افطار کیلئے دسترخوان پہ بیٹھے یاور بنا بتائے اگیا... انج کل وہ سحری اور افطاری بھی ساتھ ہی کر رہے تھے... وہاں بیٹھے حنان کوناگواری محوس ہوئی تھی اس کے انے سے... لیکن دل میں شیطانی خوشی بھی... اسے قدرت نے خود ہی

عید کے بعد از نشاء عمر

موقع فراہم کر دیا تھا... ہانا اور حنان ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔ جبکہ زری زرا سے فاصلے پہ ان اس کے ساتھ اما اور پھر ابا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم.. کیسے ہیں سب... جھجکتے اس نے سب کو دیکھا....

وعلیکم السلام... آو۔۔۔ او بیٹا۔۔۔

صامیہ بیگم کھڑی ہو گئی تھیں...

بیٹھیں اپ انٹی... جلدی سے ان کے قریب اتے انہیں بیٹھنے کا کہا... وہ بیٹھ گئیں واپس

....

اپ بھی بیٹھو ہمیں جو این کرو... اب کی بار حنان نے مسکراتی نظروں سے یاور کو دیکھا... یاور بھی بیٹھ گیا تو سب نے دعا کی کہ افطار میں بس چند ہی منٹ رہ گے تھے...

اس کے بعد علان ہونے پہ سب نے افطار کیا.. کھانے کے دوران یاور بار بار زری کو دیکھ رہا تھا جو آہستہ آہستہ سے کھا رہی تھی...

عید کے بعد از نشاء عمر

زری... کچھ کھاونا.. دیکھو کتنی کمزور سی ہو گئی ہو... حنان جس کا دھیان کھانے کہ طرف کم اور ان دوں کی طرف زیادہ تھا.. بنا کسی کے پروا کے بڑے پیار سے اس نے زری سے کہا...

یاور جو کل ایک شک کی کڑی لیے گیا انج وہ شک تھوڑا اور مضبوط ہوا تھا... پھر بے دلی سے وہ ان دونوں کو دیکھتا رہا تھا جو بظاہر بے نیاز بیٹھے تھے ایک دوسرے سے لیکن اندورنی فیئنگز بھی ان کے چہروں پہ نظر آرہی تھیں اور یہ صرف اس کی سوچ تھی... حنان تو ڈرامہ کر رہا تھا... لیکن زری کا تو ایسا کوی سین ہی نہیں تھا

○○○○○○○○

زرویش... تمہیں نہیں لگتا یاور تم میں انٹر سٹڈ ہے اسی لیے بار بار چکر... بات ادھوری چھوڑتے اس نے سٹوبری اٹھا کے منہ میں ڈالی تھی اپا تو اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی اما اور ابا بھی اپنے کمرے میں چلے گئے تھے... پیچھے زری اور حنان ہی بچے تھے جو لاونج میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے.. ایک دوسرے کے ساتھ تعلق ناساز ناہو اسی لیے جو لگا ہوا تھا وہ ہی آرام سے بیٹھے دیکھ رہے تھے...

عید کے بعد از نشاء عمر

ہاں تو... اپ کو اس سے کیا کوئی بھی مجھ میں انٹر سٹ لے رہا ہو... آرام سے بیٹھے اس نے ایک ترچھی نظر حنان پہ ڈلی جو کافی سرد بھی تھی...

اور اگر میں کہوں کہ میں بھی انٹر سٹیڈ ہوں تم میں... حنان چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ بولا تھا....

زری جو موبائل پہ لگی ہوئی تھی بظاہر... اس کا دل زور سے دھڑکا تھا... اسے کبھی کسی نے ایسے منہ پہ ہی صاف لفظوں میں نہیں کہا تھا...

کیا مطلب ہے اپ کا.... ہاں.. کہنا کیا چاہ رہے... وہ ایک دم ہتھ سے آکھڑ گئی... یہ ہی کہ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں... آرام سے کہتے وہ ٹی وی کو زیادہ اور زری کا کم دیکھ رہا تھا...

ناکیوں... کیوں شادی کرنا چاہتے ہیں... وہ سہی لڑاکا عورتوں کی طرح اس کے پاس آکے کھڑی ہوئی تھی...

عید کے بعد از نشاء عمر

کیونکہ مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے.... ریموٹ رکھتے وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا... زری کے
چہرے پہ ایک دم سے سرخیاں بکھری تھی شرم کی سرخیاں تھیں یا غصے کی یہ تو وقت ہی
بتاتا....

زور سے پاؤں پٹختے وہ باہر چلی گی تھی....

حنان نے انکھیں زور سے بھیج کے دانت بھی کچکچائے تھے۔۔۔ اسے زرویش کے دل
میں محبت پیدا کرنی تھی وہ محبت جو کس کو بھی کسی وقت بھی کمزور بنا دیتی ہے۔۔۔۔

○○○○○

اگلے دن حنان مامو کے گھر میں تھا

اسلام علیکم... وہ لاونج میں داخل ہوا تو مامی اور روشنا وہاں ہی بیٹھی تھیں وہ مامی کے پاس
گیا تھا تا کہ انہیں مناسکے...

وا علیکم السلام... بہت جلدی نہیں خیال اگیا... سلام کا جواب دیتے وہ طنز کرنا نہیں بھولی
تھیں...

عید کے بعد از نشاء عمر

سوری مامی جان... سچ میں ٹائم ہی نہیں ملا۔۔۔ ہانا اپنی طبیعت خراب ہو گئی.. پھر یونیورسٹی کا اتنا کام ہوتا ہے کہ بمشکل ہی آرام کرنے کے لیے وقت نکال پاتا ہوں... روشنا کو دیکھتے اس نے تفصیل بیان کی تھی...

اچھا بہانہ ڈھونڈھ کے لائے ہو.... انہیں ابھی بھی یقین نہیں تھا...

سچ میں مامی جان... اپ یقین کریں میری بات کاروزہ رکھا ہوا جھوٹ کیوں بولوں گا... ٹھیک ہے ٹھیک ہے... معاف کیا...

لیکن ہم پھر آپ کے گھر آئیں گے حنان..... روشنا نے امی کی بات کو کاٹتے جلدی سے کہا....

ٹھیک ہے لیکن عید کے بعد... اس نے ہامی بھر لی... وہ اب ان کو رمضان میں تو ہرگز نہیں بھلا سکتا تھا کہ اب وہ کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا..

ہوں... ٹھیک ہے... دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا...

مامو کہان نظر نہیں آرہے.. ادھر ادھر نگاہ دوڑاتے مامو کا پوچھا...

عید کے بعد از نشاء عمر

وہ ابھی کام سے نہیں لوٹے... ان کی اپنی کپڑے کی دوکان تھی اچھا خاصہ منافع حاصل ہوتا تھا بچے اچھی تعلیم حاصل کر چکے تھے روشنا ڈیزائنر تھی جبکہ بہزاد انجینئرنگ کر رہا تھا...

ہوں... کب تک ایسے گے..

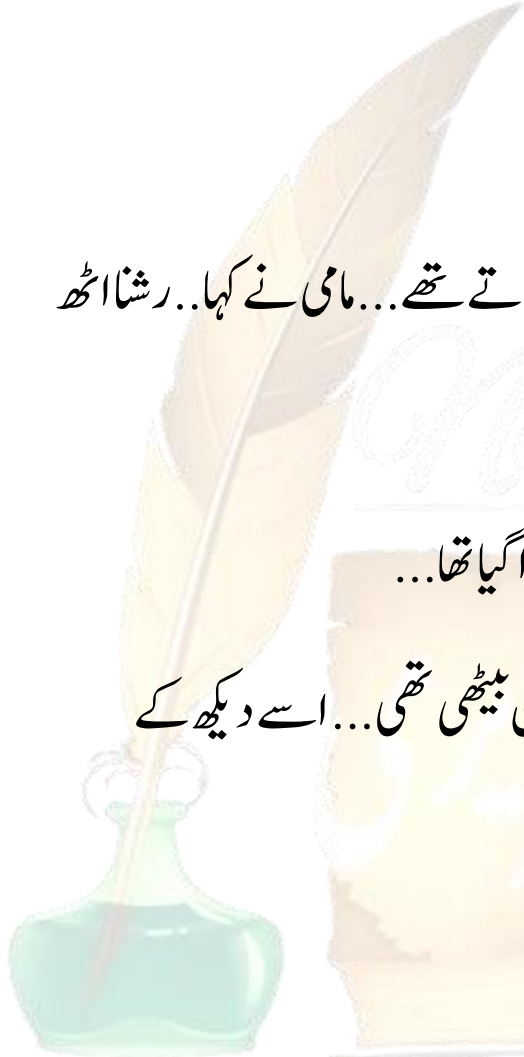
پتا نہی دیکھو کب تک اتے پہلے تو اس وقت = تک آجاتے تھے... مامی نے کہا.. رشنا اٹھ کے باہر چلی گئی تھی...

تھوڑی دیر بعد حنان بھی اٹھ کے اسے کے پیچھے باہر آگیا تھا...

کیسی ہو... اس کے پاس بیٹھتے کہا... وہ جو باہر لان میں بیٹھی تھی... اسے دیکھ کے شرمائی...

ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں...

میں بھی ٹھیک ہوں.. حنان نے اس کی شکل دیکھ کے بمشکل اپنی مسکراہٹ کو کنٹرول کیا تھا...



عید کے بعد از نشاء عمر

اور سنائیں کیا ہو رہا آج کل... وہ مکمل کی مکمل اس کی طرف رخ کیے بیٹھی تھی جبکہ حنا
اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا...

کچھ خاص نہیں بس تین دن پہلے ہی نیچے شفٹ ہوئی ہیں اپا... اور انکل اوپر میرے ساتھ
گے ہیں... مزے سے بتاتے اس کے چہرے کے رنیکش کو دیکھا جو بدلا تھا...

اوو وہ مطلب آپ کا زیادہ وقت بھی وہاں ہی گزرتا ہو گا جو آپ فری نہیں ہوتے... شکواہ
کرتے انکھیں چھپکائیں...

نہیں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے... نیچے تو چڑیلین رہتی ہیں خونخوار... جانے کیون وہ اس
کی لال بھوکا ای شکل کو سوچ کے مسکرایا تھا...

مطلب میں سمجھی نہیں.. رشانے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا...

کچھ نہیں تم نہیں سمجھو گی... ویسے آج تم بہت پیاری لگ رہی ہو.... رخ پھیرتے اس نے
بات ہ بدل دی تھی...

○○○○○○○

عید کے بعد از نشاء عمر

زری میں تم اے محبت کرتا ہوں... حنان کی انکھیں نمکین پانیوں سے بھری ہوئی
تھیں...

حنان... پلیز... آپ کو پتا ہے میری شادی یاور سے ہو رہی ہے... زری بھی شاید اندر سے
ٹوٹ رہی تھی...

ایک دم سے منظر بدلا تھا...

کسی کی شادی ہو رہی تھی وہ بہت خوش تھی... جب ہانا اپنی اس کے پاس آئی تھیں...

یہ کپڑے پہنو... زری نے کپڑے ان سے لے لیے تھے..

پھر سے منظر بدلا تھا.. وہ سیٹج پہ بیٹھی یاور کا انتظار کر رہی تھی.. جب اسے سامنے سے

حنان اتنا نظر آیا تھا... اس کا دل ایک دم سے تھما تھا... پھسے منظر بدلا تھا... نکاح خواں

نکاح کے لی حنان سے اس کی مرضی دریافت کر رہے تھے جب اس نے انکار کر دیا

تھا... وہ ہاتھ جوڑے کھڑی تھی... لیکن حنان پہ تو جیسے کیسی چیز کو کوی اثر ہی نہیں ہو رہا

عید کے بعد از نشاء عمر

تھا... وہ ایک دم سے مڑی تھی... گھر اسانس لیتے اس نے اپنے ہاتھ گرا کیے تھے.... اس شخص کے سامنے اور وہ کتنا زلیل ہوتی... بھری محفل میں ٹھکرایا تھا اس نے....
حنان... کوشش کرنا اب کسی سے محبت والا مذاق نا کرنا.. کہ ہر کوئی میری طرح کمزور اور بے بس نہیں ہوتا... ایک موتی ٹوٹ کے زرویش کی انگلیوں سے نکلا تھا....

○○○○

♥ سوری اج کی اپنی شوٹ ہے نیکسٹ کل انشاء اللہ



_____ عید سیشل ناول- ♥

_____ ناول_

عید کے بعد از نشاء عمر

عید کے بعد ---

نشاء عمر

قسط 4

○

حنان ہنس رہا تھا اسے کہ جیسے وہ مزاق اڑا رہا ہو۔۔۔ کچھ ہی لمحوں میں اس کے ابو گرے تھے۔۔۔ وہ ان کی طرف چیختے ہوئے بھاگی تھی۔۔۔

ایک دم سے اٹھ کے بیٹھی۔۔۔ اما اس کے پاس کھڑی پریشانی سے اسے ہلارہی تھیں۔۔۔ اس کا چہرہ پسینہ پسینہ ہوا تھا۔۔۔ وہ خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس نے جلدی سے کلمہ پڑھ کے استغفار کیا تھا۔۔۔

بیٹا خواب دیکھا ہے کوئی۔۔۔ وہ اس کے چہرے کو جانچ رہی تھیں وہ سمجھ گئی تھیں لیکن۔۔۔ امی ابو۔۔۔ ابو۔۔۔ کیسے وہ اٹھ کے جوتے پہنے لگی۔۔۔

عید کے بعد از نشاء عمر

زری... زری بیٹا میری جان... انہوں بھاگتی زرویش کو پکڑا تھا... ابو سور ہے تمہارے...
چنچ رہی تھی تم ٹھیک ہو بیٹا... وہ فکر مند تھیں...
اما ابا کو دیکھیں... وہ... وہ کہاں... مجھے... دیکھنا...

چپ---

چپ.. انہوں نے زبردستی اسے پکڑ کے اپنے سینے سے لگایا تھا... کہ وہ اونچا اونچا بول
رہی تھی...

اسے دلاسا دیتے پانی کا گلاس اس کے خشک ہونٹوں سے لگایا...
اما میں شادی سے پہلے ہی نکاح کروں گی... تاکہ حنان اگر انکار کرے تو... نہیں یا اور انکار
کرے گا... وہ پیچھے ہو کے ان کو بات سمجھانا چاہ رہی تھی...
یہ کیا بول رہی ہو زرویش... تم خواب دیکھ رہی تھی...

اب جاگ گئی ہو... اسے کے بکھرے بالوں کو سمیٹتے اس کے ماتھے پہ پیار دیا تھا...

عید کے بعد از نشاء عمر

پھر چند لمحوں میں وہ ان کی اغوش میں پر سکون ہو گئی تھی.. صامیہ مسلسل اس پہ دعائیں پڑھ کے پھونک رہی تھیں... ساری رات جاگ کے گزاری تھی انہوں نے... وہ خود بھی اس کی حالت دیکھ کے کافی پریشان ہو گئی تھیں...

○○○○○○○

رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو گیا تھا.. اماطق راتوں میں جاگ کے عبادت کرتی تھیں.. وہ بھی اما کے ساتھ ہی ہوتی لیکن اسے جلدی نیند آ جاتی تو پھر وہ اٹھ کے اپنے کمرے میں آ جاتی.. ابھی بھی رات کے ساڑھے بارہ ہو رہے تھے وہ کمرے میں امی تو اس کا موبائل وائبریٹ کر رہا تھا... عموماً اس کا موبائل سائلنٹ پہ ہوتا تھا.. ان نون نمبر دیکھ کے اس نے فون کاٹ دیا.. اور تکیہ سیدھا کر کے رکھا... کچھ دیر بعد دوبارہ سے موبائل وائبریٹ ہوا... اب کی بار اس نے اٹھالیا لیکن اگلے کے بولنے تک وہ خاموش رہی...---

سنیں میں یاور بات کر رہا ہوں... دوسری طرف سے خاموشی پا کے یاور خود ہی بولا...

عید کے بعد از نشاء عمر

یہ وقت ہے کال کرنے کا... اسے غصہ اگیا... ابھی تو وہ سونے لگی تھی اور اب یہ کال اگئی...

س.. سو رری میں پہلے بھی کرتا رہا شاید اپ نے دیکھا نہیں... وہ منمنایا تھا... کیا کام ہے.... مجھے فون بند کرنا ہے...

بس ویسے ہی کیا تھا فون... کہ اپ میرا نمبر سیو کر لیں... اور... کہ کے وہ رکا۔۔ زری کی آواز میں بے زاری سی تھی۔۔۔

اور... میں کل اوں گا والدین کے ساتھ...

کیوں... مطلب میں سمجھی نہیں... اس نے نا سمجھی سے کہا۔۔

اپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں.. اور خواہش کرتا ہوں کہ اپ کا رد عمل مثبت ہی ہو...

امید کا لفظ لگانے کی بھی اس نے زحمت نہیں کی تھی کہ امیدیں اکثر پوری نہیں

ہوتیں... جیسا ہم سوچتے ہیں ویسا نہیں ہوتا... ہوتا تو یہ بھی ہے کہ ہماری خواہشات بھی

بعض اوقات پوری نہیں ہوتیں...

عید کے بعد از نشاء عمر

وہ فون بند کر چکا تھا جبکہ زرویش کی نیند اڑ چکی تھی اور اب اسے شدید رونا رہا تھا.... یہ ہو
کیا رہا تھا اس کے ساتھ.. پہلے حنان نے صاف لفظوں میں اسے پرپوز کیا تھا اور اب
یاور....

حنان تو اپنی کزن میں انٹر سٹڈ ہے.. اسے اچانک سے خیال آیا... اور یاور کے والدین پہلے
آچکے ہیں ہمارے گھر.... حنان مجھ سے محبت نہیں کرتا وہ اپنی کزن سے.... مطلب وہ
مجھے راہ سے بھٹکا رہا ہے.... یعنی وہ اس دن کا بدلہ لے گا... وہ ایسا رینکٹ کر رہا ہے کہ مجھے
اس سے محبت ہو جائے..

اور ایسا ہر گز نہیں ہو گا.. حنان... تمہیں کیا لگتا ہے میں اتنی پاگل ہوں... اگر اب تم سے
محبت ہو بھی گئی تو میں مکر جاؤں گی... وہ جانے کیا کیا سوچتے سوچتے کہاں پہنچ گئی تھی...
ساری رات اس کی آنکھوں میں کٹی تھی....

○○○○○

اگلے دن اپنی بات کے مطابق یاور اور اس کی فیملی اس کا ہاتھ مانگنے آئے تھے... وہ تو جانتی
تھی سو احتیاط اس نے کباب اور پکوڑوں کا مثالی جلدی بنالیا تھا... اما کو بھی انٹی کا صبح فون ا

عید کے بعد از نشاء عمر

گیا تھا کہ آج وہ ارہے ہیں... حنان کو ابھی تک نہی پتا تھا اس سب کے بارے میں... البتہ
ہانا اپنی بیٹھ کے جو جو کام ہو سکتے تھے ان میں ہیلپ کروادیتی تھیں لہسن چھیلنا یا سبزی
وغیرہ کاٹ دیتیں.. روزہ افطار ہونے سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے وہ لوگ اے تھے...
حنان اوپر شاید سو رہا تھا... اما لوگ تو اندر باتیں کرنے میں لگے تھے وہ کچن میں ہی چڑپہ
بیٹھی تھی کام وہ کر چکی تھی... بڑوں کے ساتھ بھی نہی بیٹھ سکتی تھی.. تو وہیں بیٹھنا اس نے
بہتر سمجھا... کچھ دیر ہی گزری ہوگی کہ یا در وہاں آگیا... خود ہی چڑ گھسیٹ کے اس کے
سامنے بیٹھ گیا...

کیسی ہیں محترمہ... لطیف سا طنز کرتے وہ ہلکا سا مسکرایا تھا.. وہ بھی کافی ہینڈ سم تھا... لیکن
حنان کی آنکھیں شربت تھیں.. ہائیٹ دونوں کی تقریباً ایک جیسی ہی تھی...
الحمد للہ.. اپ سنائیں... وہ بھی اس کے طنز پہ ہلکا سا مسکرائی تھی...
میں بھی شکر ہے اللہ کا... ایکچولی اپ کو سوری کہنا تھا... رات کے لیے... ہچکچاتے اسے
دیکھا...----

عید کے بعد از نشاء عمر

نو.. اٹس اوکے لیکن وہ ٹائم سہی نہیں تھا... اپ کسی اور وقت کر لیتے تو میں تھل سے بات کر لیتی... شائستگی سے جواب دیتے وہ اس کے دل میں اتر رہی تھی... وہ ایسی ہی لڑکی چاہتا تھا... جو جیسا فیل کرتی ہے ویسا ہی ظاہر کرتی ہے اندر باہر سے ایک جیسی... وہ لوگ کافی دیر ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے تھے...

میں افطار کے لیے دسترخوان لگا دوں اپ بیٹھیں...

وہ اٹھ کھڑی ہوئی.. ٹائم کم رہ گیا تھا...

اوکے.. میں بھی ہیلپ کرواتا ہوں... اس نے مدد کی افر کی...

نہی.. میں کر لوں گی اپ بیٹھیں....

ہوں... اس کے بعد اس نے سارا دسترخوان لگایا تھا کچھ کچھ ہیلپ کی تھی یا اور نے

بھی.... افطار سے چند منٹ پہلے ہی حنان نیچے آیا تھا.. وہ واقع سو رہا تھا

جواب اٹھ کے آیا تو انکھیں ہلکی ہلکی سو جی ہوئیں تھیں... اسے کچھ بھی نہیں پتا تھا نیچے کیا ہو رہا ہے...

عید کے بعد از نشاء عمر

سب بیٹھ چکے تھے... وہ بھی آ کے ساتھ بیٹھ گیا...

یہ یہاں کس سلسلے میں ایں ہیں وہ بس سوچ کے رہ گیا۔۔۔۔۔ اس نے ایک نظر سامنے بیٹھی زرویش کو دیکھا جو سفید دوپٹہ لپیٹے کچھ پڑھ رہی تھی... اس سے زرا سے فاصلے پہ یا اور پھر اس کی فیملی بیٹھی تھی.. زری کے دوسرے طرف انکل اور پھر صامیہ بیٹھی تھیں... ہانا اپی کمرے میں ہی تھیں...

اپی کو دیا... زرویش کو دیکھتے اس کے منہ سے نکلا تھا...

جی دے ائی ہون ان کو افطار... سکون سے جواب دیتے وہ سب کے گلاسیز میں شربت ڈالنے لگی....

ہوں.. وہ اٹھ کے اندر جانا چاہتا تھا.... اس سنجیدہ ماحول سے اسے کوفت ہو رہ تھی.. اور پھر وہ ان کے درمیان خود کو مس فٹ سمجھ رہا تھا...

میری پلیٹ مجھے بنادین میں اندر ہانا اپی کے ساتھ ہی کھالوں گا.. ایک دفہ پھر زرویش کو دیکھا..

نہیں انٹی ایسی کوی بات نہی ہے یہاں اپ سب لوگ ہیں وہاں اپا کیلی ان کو کچھ
ضرورت ہو تو میں ہیلپ کر دوں گا... صامیہ بیگم کی بات کاٹتے اس نے کہا...

جاو بیٹا... اپا اکیلی ہیں ان کے ساتھ...

جی.

پہلے یاور لوگ نہیں ہوتے تھے تو وہ بھی باہر ہی ان سب کے ساتھ ایک طرف چڑھ کر
 کے بیٹھ جاتی تھیں لیکن آج سب کے سامنے ایسے بیٹھنا انہیں اچھا نہی لگا رہا تھا تو اس لیے
 انہوں نے اپنا کھانا کمرے میں ہی منگوالیا...

او کے اما میں جاتی ہوں... زرویش نے جو پلیٹ حنان کے لیے بنائی تھی وہی لے کے وہ خود اندر چلی گئی تھی... اور حنان تو خوشی تھا کہ چلو وہ یاور کے سامنے سے تو اٹھ ہی گئی ہے البتہ یاور ضرور بد مزہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

عید کے بعد از نشاء عمر

○○○○○○○

یہ لوگ کیوں اے تھے...

اج پھر وہ لاونج مین بیٹھے ٹی وی دیکھ رہی تھے اج بھی کوئی بد مزگی ناہو۔۔۔ والی سیچو نشن
میں جو لگا تھا وہ ہی دیکھ رہے تھے... یاور لوگوں کو گے تقریباً گھنٹہ ہو گیا تھا...

رشتے کے لیے.. میرا ہاتھ مانگنے... اج زری کا موڈ بہت چینیج تھا... ایک تو دو دن پہلے انے
والے خواب کی وجہ سے اب وہ حنان سے کتراتے تھی.. دوسرا اسے یہ بھی ڈر تھا کہ اس
کے ساتھ رہتے وہ اس سے محبت نا کر بیٹھے...

تو کیا کہا پھر... ریموٹ اٹھاتے ایک نظر زری پہ بھی ڈالی..
کچھ نہیں ابھی تو امانے کہا کہ سوچ کے ہی بتائیں گے...

ہوں... تمہیں کیسا لگتا ہے یاور.... اب حنان اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا...

کیا مطلب آپ کا۔۔۔۔ اچھا انسان ہے اچھا کماتا ہے چھوٹی فیملی ہے اس کے علاوہ اور کیا
چاہیے...

عید کے بعد از نشاء عمر

میں بھی اچھا ہوں، اچھا کماتا ہوں اور اس سے بھی چھوٹی فیملی ہے میری تو پھر میرے بارے میں کیوں نہیں سوچا... اس کا لہجہ ایک دم سے سپاٹ ہوا تھا جیسے...۔۔۔۔۔

اپ کے بارے میں اس لیے نہیں سوچا کہ روشناپ کے بارے میں سوچتی ہے... مسکرا کے تھل سے اسے جواب دیا تھازری نے...

مائے فٹ.... روشناسوچتی ہے میں تو نہیں سوچتا... وہ ہلکا سا چلایا تھا... وہ دوں اب عادت کے مطابق کھڑے ہو چکے تھے وہ ہمیشہ لڑتے لڑتے آمنے سامنے ہو جاتے تھے...۔۔۔۔۔

اپ بھی سوچتے ہیں... حنان صاحب اگر ناسوچتے تو اس دن اتنی ٹینشن ناہوتی اپ کو مامی کے ناراض ہونے کی.... اتنا دکھ ناہوتا روشنا کی ان شکواہ بھری آنکھوں کو دیکھنے کا... اگر اپ ناسوچتے تو ان کو منانے کے لیے ان کے گھر بھی نا جاتے... یہ سب اپ نے اس لیے کیا کہ اپ روشناسے محبت کرتے ہیں... شہادت کی انگلی اس کے سینے سے لگاتے اسے باور کروایا تھا....

عید کے بعد از نشاء عمر

تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ میں اب بھی اس کے بارے میں سوچتا ہوں.... یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں پہلے سوچتا تھا... لیکن اب نا سوچتا ہوں... اس کی کلائی کو دبو چتے اسے خود سے قریب کیا تھا...

چھوڑیں میرا بازو... اسے پیچھے کرتے اپنی کلائی کو چھڑوانا چاہا..

چلو چھوڑ دیا... اس نے اس کا بازو چھوڑتے ایک مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی تھی...

دیکھتے ہیں کس کی شادی کس کے ساتھ ہوتی ہے... عید کے بعد.... بس عید تک تم

سکون سے گزار لو اس کے بعد میں تمہیں بتاؤں گا کہ کون صحیح ہے اور کون غلط...

صحیح تو میں ہوں۔۔ کہ میں جانتی ہو کون اچھ میرے لیے اور کون برا۔۔۔۔

دیکھتا ہوں کتنا چلتا تمہارا دماغ.. جس میں بس بھوسہ بھرا ہے... سمجھ ہی نہیں اتنی پاگل

لڑکی کو... ہو نہہہ وہ اسے ہاتھ سے ہلکا سا دھکا دیتے تن فن کرتا اوپر چلا گیا تھا...

عید کے بعد از نشاء عمر

اور زرویش اس کی ایسی حالت کو دیکھ کے حیران ہو رہی تھی... کیا حنان واقع اس سے محبت کرتا ہے.... دل میں سکون بھی اترتا لیکن خدشہ بھی اگر اس کا خواب سچ ہو گیا تو...

○○○○

یہ سارے پردے اتار دیں... زرویش حنان کے پاس کھڑی تھی... عید قریب تھی اور عید سے پہلے صفائیاں تو لازمی ہوتی ہیں ہر گھر میں... صرف پانچ روزے رہ گئے تھے...

بس صرف یہ کرٹن ہی... اس کی طرف دیکھتے اس نے اگے پیچھے بھی نگاہیں دوڑائیں تھی کہ کوئی نیچے رکھنے والی چیز مل جائے جس پہ چڑھ کے وہ اتار سکے... کھڑکیوں کے پردے کافی اونچے تھے البتہ دروازے کے تو وہ اتار چکا تھا...

سارے کمروں کے اتارنے کے بعد وہ انہیں لانڈری میں دے کے آیا تھا

اس کے جانے کے بعد زرویش نے دو کمروں کی صفائی کی تھی.. اما بھی ساتھ تھوڑی بہت ہیلپ کرواتی رہی تھیں... ظہر کی نماز کے بعد وہ پھر سے حنان کو لے آئی تھی کہ یہ ساری

عید کے بعد از نشاء عمر

چیزیں جو فرش دھونے کے لیے اس نے اگے پیچھے کیں تھیں خود ہی بمشکل.. اب وہ اپنی جگہ پہ سیٹ کرواے...

بائی داوے... کیا مجھے اس کام کی تنخواہ ملے گی... حنان اس دن کے بعد زرویش سے بہت اچھے سے بات کرتا تھا اور زری بھی کوشش کرتی تھی کہ لڑائی ناہو...

جی بلکل اپ کو اس کا معاوضہ ملے گا.... بیڈ کور ٹھیک کرتے اس نے اسے کہا تھا اور وہ معاوضہ کیا ہو گا... حنان نے ایی برواچکاے تھے....

عید پہ اپ کو سب کچھ بنا بنایا مل جائے گا.... مسکراہٹ چھپاتے اس نے اس کے رینکچن کو دیکھنے سے گریز کیا تھا... اور وہ جانتی تھی کہ وہ ضرور تپا ہو گا...

اوو وہ... یہ معاوضہ... کیا بات ہے... میں اتنی محنت کر رہا ہوں اور بس عید کے لیے کھانا... وہ تو میں باہر سے بھی کھا لوں گا.... وہ باقاعدہ لڑائی کے موڈ میں آیا تھا...

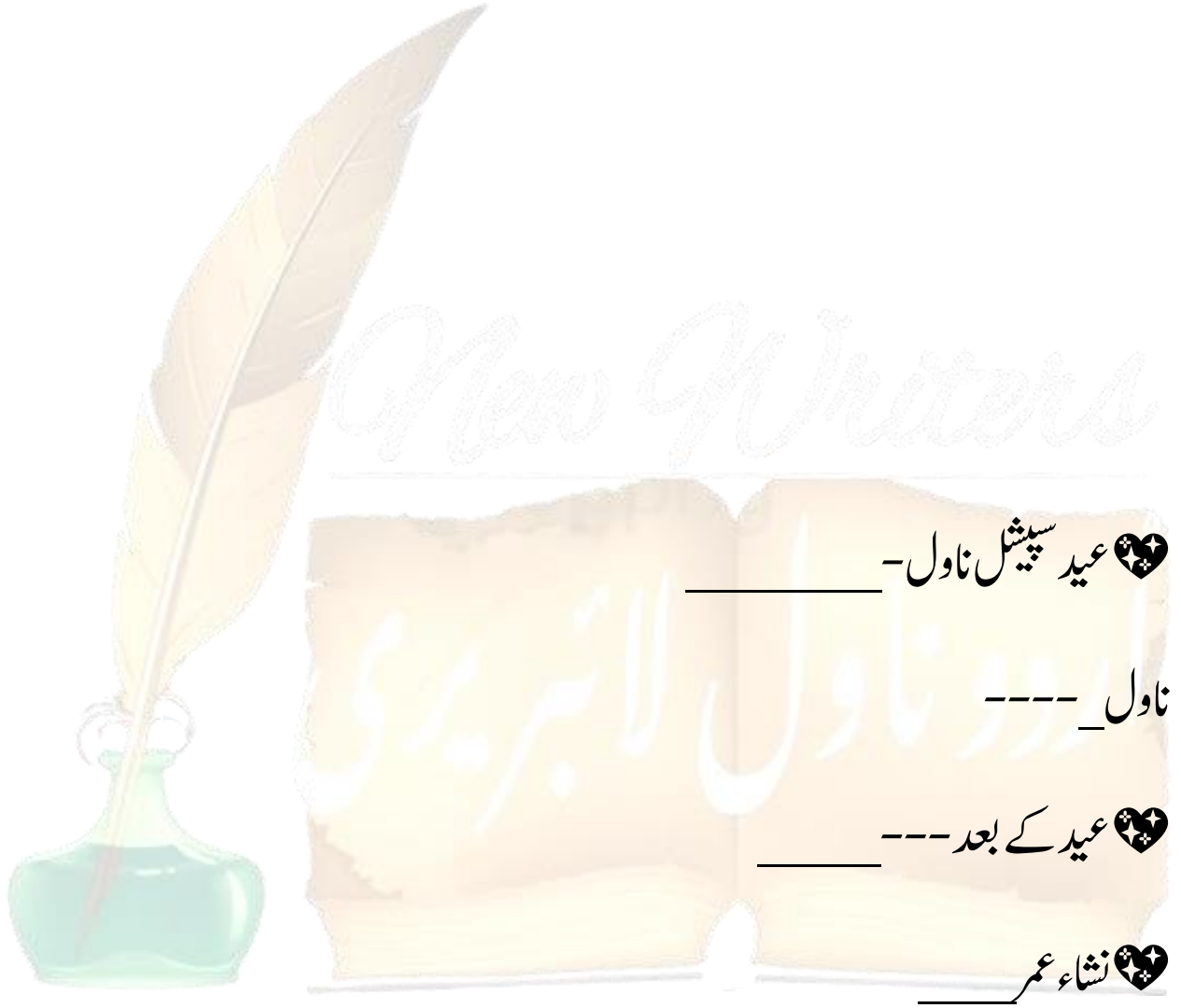
ٹھیک ہے کھا لیجیے گا... وہ آرام سے کہتے اپنے کام میں مشغول رہی تھی

حنان تلملا کے رہ گیا تھا.. مطلب پرست لڑکی

عید کے بعد از نشاء عمر

○○○○

نیکسٹ کل.. کیسی لگی اج کی اپی سوڈ... تھوڑی سی رائے ہی دے دیں



قسط 5

حنان -

عید کے بعد از نشاء عمر

--- ساری سیشینگ کروا کے جب حنان وہاں سے جانے لگا تو زری نے اسے روک لیا
تھا

ہوں.. اج پہلی دفعہ اس نے حنان کے نام کے ساتھ صاحب نہیں لگایا تھا جو کہ اسے اچھا لگا
تھا...

شکریہ آپ کا بہت بہت آپ نے اتنی مدد کی...

وہ اس کی مشکور تھی... واقع اس نے کافی ہیلپ کروائی تھیں...

کوئی بات نہیں کوی اور کام ہو تو اس ناچیز کو حکم دیجیے گا... بندہ حاضر ہو گا.... سینے پہ ہاتھ
رکھتے وہ زرا سا جھکا تھا....

ہا ہا زری اس کے انداز پہ کھکھلا کے ہنسی تھی....

بہت پیارا ہنستی ہو... یاور کی جگہ مجھے سلیکٹ کرو گی تو تمام عمر ہنستے ہوئے گزرے گی...

اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ اس کا دل دھڑکا گیا تھا...

جائیں اس سے پہلے کہ وہ اور کچھ کہتا.. زری نے رخ بدلتے اسے جانے کا کہ دیا..

عید کے بعد از نشاء عمر

حنان بھی خاموشی سے وہاں سے چلا گیا تھا... وہ جانتا تھا کہ زری کے دل اس کے پیار کی
کو نپل پھوٹ پڑی ہے... بس اب اس کا مضبوط ہونا باقی ہے... لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا...
جو پھول آج وہ زری کے دل میں کھیلا رہا تھا اسی پھول کے کانٹے اس کے دل پہ چبنے
تھے....

○○○○○○○○

کپڑے سل گئے میرے...

حنان ٹیلر کے پاس کھڑا تھا اپنے کپڑے لینے آیا تھا...

جی صاحب... نکال کے دیتا ہوں... اپ بیٹھیں...

اوو کا کے... وہ سر ہلا کے سامنے پڑے سٹولز میں سے ایک پہ بیٹھ گیا... تو ٹیلر نے اپنے

ہیلپر کو آواز دی تھی...

چند منٹوں بعد وہ اس کے کپڑے لیے آگیا... پیسے دے کے اس نے اپنے کپڑے کاؤنٹر

سے اٹھائے تھے... جو نہیں وہ مڑا ایک پل کے لیے ٹھٹک کے رک گیا...

عید کے بعد از نشاء عمر

یاور... بڑباڑتے وہ اس تھیلے کہ پاس آیا تھا جس کے اوپر یاور لکھا ہوا تھا...

یہ صدیقی صاحب کے بیٹے کے ہیں... اس نے ٹیلر سے پوچھا...

جی صاحب... اچھا..

ٹھیک ہے چلتا ہوں.. وہ ڈور کھول کے باہر نکل آیا تھا... لیکن وہ پھر دوبارہ سے واپس گیا تھا...

لیکن ان کے گھر تو کوئی لڑکی نہیں ہے اس اتج کی... اس پیکٹ کے اوپر سائز وغیرہ سب لکھا ہوا تھا... اور جو سائز تھا وہ زرویش کا بھی نہیں لگ رہا تھا... جاتے ہی اس نے دوبارہ سوال کیا تھا...

پتا نہیں شاید ان کی منگیتر کے ہوں.. بتیسی نکالتے وہ ہنسا تھا..

اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے... زیادہ کریدنے کی بجائے وہ نکل آیا تھا...

زرویش صرف میری ہے.. ایسے کیسے وہ اس کے لیے کپڑے.. چھوڑو کیا سوچ رہے ہو یا ر اس نے دماغ میں آنے والے خیالات کو جھٹکا تھا... پتا نہیں وہ دل کی سنے گا یا دماغ کی... وہ

عید کے بعد از نشاء عمر

زری سے کاجیز کا بدلہ لینا چاہتا تھا... روشنا کی فیملی کے ساتھ غلط کرنے کہ وجہ سے یا اپنے
ٹھکراے جانے پہ... حالانکہ ٹھکرا یہ تو اس نے بعد میں تھا۔۔۔۔۔ وہ سارے راستے سوچتا
ایا تھا...

○○○○

وہ گھرا یا تو زری سامنے ہی لاونج میں بیٹھی موبائل یوز کر رہی تھی... اندراج پھر کوئی آیا
ہے...

غیر معمولی شور سے اس نے اندازہ لگایا تھا....

جی ہاں... میرے سسرال والے... منگنی کی ڈیٹ فیکس کرنے اے.... بنا سرائے
زری نے اسے جواب دیا تھا...

اوو وہ... مبارک ہو پھر تو....

خیر مبارک خیر مبارک... لیکن حنان رکا نہیں تھا... وہ اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا...

عید کے بعد از نشاء عمر

وہ سوچ رہا تھا اسے اب کیا کرنا... وہ انتظار کرے یا ہانا اپنی سے ڈائریکٹ بات کرے... وہ اپنے کمرے کے ٹھہرے پہ کھڑا تھا جہاں سے سامنے گھر کا گیٹ اور گلی نظر آتی تھی... یاور اور اس ماں جو راہداری سے ہوتے باہر جا رہے تھے... یاور گیٹ کھول کے باہر نکلا سامنے سے کوئی اربا تھا... اسے بھی وہ جانتا تھا... روشنا تھی... وہ رشنا ہی تھی اس نے زرا سا اونچا ہو کے دیکھا... پھر انٹی باہر نکلی تھیں... وہ تینوں کھڑے ہو کے وہیں باتیں کرنے لگے... کیا وہ جانتے تھے ایک دوسرے کو... پر کیسے.. اگر جانتے تھے تو اسے کیوں نہیں پتا.... اسے پتا ہونا چاہیے تھا... کیونکہ وہ تقریباً اپنی ساری ہی فیملی کو ہی جانتا تھا... پانچ منٹ تک وہ باتیں کرتے رہے تھے پھر انٹی نے آگے ہو کے روشنا کو گلے لگایا تھا.... وہ چلے گئے تو اس کے بعد روشنا اندر آئی تھی.... وہ بھی اوپر سے نیچے آگیا پوچھے تو سہی آخر وہ ان کو کیسے جانتی ہے... جب تک وہ نیچے آیا روشنا کو زری اپا کے کمرے میں لے گئی تھی... وہ بھی سیدھا اپا کے کمرے میں ہی آگیا... ابھی دروازہ کھولنے ہی لگا تھا کہ اندر کی طرف سے زری نے کھول دیا...

عید کے بعد از نشاء عمر

آہاں۔ وہ دل پہ پتھر رکھ کے ہلکا سا مسکرای تھی۔۔۔ بڑی سپیڈ ماری۔۔۔ دیدار یار کے لیے۔۔۔ لطیف سا طنز کرتی وہ باہر نکل گئی تھی۔ جبکہ وہ ہونٹ بھینچ کے رہ گیا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ کیسے ہیں حنان۔۔۔ اس سے پہلے کہ حنان کچھ بولتا روشنانے خود ہی بولنے میں پہل کر دی۔۔۔

وا علیکم السلام۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔ تم باہر گیٹ پہ کس سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔ بنا رو کے حنان نے ڈزریکٹ بات کی تھی

و۔۔۔ وہ ماما کی فرینڈ ہیں۔۔۔ اپ لوگ نہیں جانتے ان کو۔۔۔ اس نے اپنی گھبراہٹ کو چھپایا تھا۔۔۔ لیکن حنان کو ابھی بھی اس پہ شک تھا۔۔۔ وہ باہر نکل آیا تھا تھوڑی دیر بعد۔۔۔ زری نے اس کو پھر ایک دفہ گلہ کھنکار چھیڑا تھا۔۔۔

پروہ اگنور کرتے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ اسے اپنا اپ سمجھ نہی ا رہا تھا۔۔۔ اخروہ ایسا کر کیوں رہا ہے اور اس کے ساتھ ایسا ہو کیوں رہا کیا اسے محبت ہو گی تھی جو وہ یاور سے تنگ ہوتا تھا۔۔۔ یا اسے روشنا کا ان لوگوں سے تعلق اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔



ماما مین بتا رہا ہوں.. مین زری سے شادی نہیں کرنی... پچھلے تین دنوں سے مسلسل وہ مان کا سر کھائی جا رہا تھا... وہ روشنا کو دیکھ کے ایک دفہ پھر اپنی مان کی بنائی گئی لائن سے اتر رہا تھا...

چپ کر کے بیٹھے رہو دو تین مہینوں میں شادی کر دیں گے پھر وہ گھر ہمارا.. اور ملکیت بھی سب پہ ہماری... وہ شاطر نہ ہنسی ہنسی تھیں... دارا اصل وہ لوگ جس گھر میں رہتے تھے وہ کراے کا تھا ان کا اپنا ابائی گھر تھا لیکن گاؤں میں... شہر میں وہ ایک کراے کے گھر میں ہی رہتے تھے جس کا مہانہ کرایہ انہیں بیس ہزار دینا پڑتا تھا...

میں ابا کو بتا دوں گا... اپ کا یہ سارا پیلن... وہ دھمکی دینے پہ اتر آیا تھا...

خبر دار جو ایسا کچھ کیا تو... کہا ہے ناروشنا سے بھی تمہاری شادی ہو جائے گی بس کچھ دن صبر کر جاؤ... ایک دفہ وہ مکان ہمارے نام ہو جائے پھر جو مرضی تمہارا دل کرے

کرنا....

عید کے بعد از نشاء عمر

ماما ہم۔ مکان اپنا بھی تو بنا سکتے ہیں... اچھا فرنیشرڈ.... پیسوں کی کمی بھی نہیں ہے اگر ہو بھی گئی تو لون لے لیں گے...

اپنے مشورے اپنے پاس رکھو تو بہتر ہے اور جو میں کہ رہی بس چپ چاپ کرتے رہو... اسی میں ہمارا فائدہ ہے.... روشناس کی پھپھو کی بیٹی تھی۔ سگی پھپھو تو نہیں تھیں دور پرے کی رشتہ داری تھی لیکن جب سے وہ لوگ اس علاقے میں شفٹ ہوئے تھے ان کا انا جانا زیادہ ہو گیا تھا... رشتہ داری بڑھی اور بڑھتے بڑھتے رشتے تک پہنچ گئی... اب یہ کس کو پتا تھا کہ جس سے وہ ملے تھے وہ بھی ان کے دور پار کے رشتہ دار ہی تھے... وہ روشناس کو وہاں دیکھ کے حیران تو ہوئی تھیں اس گھر میں اسی لیے صبر نہیں ہوا اور وہیں پوچھ لیا سب کچھ... فلحال تو کوئی خطرہ نہیں تھا کہ روشناس حنان کو اپنے چکر میں پھنسا رہی تھی اور ہم آرام سے اپنا کام کر لیں گے... وہ تو مکمل سوچ کے بیٹھی تھیں... اور یا اور ناچاہتے ہوئے بھی ان کا ساتھ دے رہا تھا ورنہ روشناس کے آگے وہ سودفہ بھی زری کو ٹھکرا سکتا تھا۔۔۔۔۔

○○○○○○○

اج عید کا چاند نظر انا تھا

عید کے بعد از نشاء عمر

اور اج ہی زری اور یاور کی منگنی بھی تھی... منگنی میں بس کچھ لوگوں کو ہی مدعو کیا تھا...
پھر بھی نیچے کافی شور شرابا تھا.. حنان چھت پہ کھڑا ایسے ہی ادھر ادھر دیکھ رہا تھا ہر
طرف لوگ چھتوں پہ کھڑے عید کے چاند کا انتظار کر رہے تھے...
ہاے کیا ہو رہا ہے لیکچرار صاحب...

اسے کھڑے ابھی کچھ ہی وقت ہوا تھا کہ روشنا بھی اوپر آگئی۔۔۔ وہ یقیناً اسے ہی
ڈھونڈتے ہوئے ہی اوپر آئی تھی۔۔۔

کچھ خاص نہیں بس چاند دیکھنے آیا تھا... سر جھٹکتے وہ زرا سا فاصلے پہ ہوا..
اوو وہ تو اب میں نظر آگئی ہوں نا.. وہ کچھ زیادہ ہی خوش فہم ہو رہی تھی..
اہم چاند اتنی آسانی نے نظر نہیں اتا... اسے دیکھنے کے لیے پہلے اسے پورے آسمان پہ
ڈھونڈنا پڑتا ہے... اسے نظر انداز کرے وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں اسے باور کروا گیا تھا
پراس کی سمجھ میں کچھ آیا ہی نہیں تھا... وہ اپنی ہی مستی میں تھیں...

اسے وہیں چھوڑ کے حنان نیچے واپس آگیا...

عید کے بعد از نشاء عمر

ہر طرف مہندی کی خوشبو بکھری تھی.. زرویش کے قریبی رشتہ داروں میں سے بھی کافی لوگ نکل اے تھے جو اتنا رش لگ رہا تھا... وہ یہ رونقین اگنور کرتا پاپا کے کمرے میں چلا آیا... دستک دے کے اس

نے اندر جھانکا... سامنے کوئی نظر نہ آیا تو وہ اندر گیا و اشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی... یقیناً پاپا ہی اندر ہو گئی وہ بیڈ پہ ایک طرف بیٹھ گیا... دس منٹ بعد دروازہ کھلا تو زری گیلے بال لپٹے باہر نکلی تھی... اس نے وہی کلر پہنا ہوا تھا جو اس رن وہ اس پیکٹ میں دیکھ کے آیا تھا۔۔۔

وہ جو یہ سمجھ کے باہر آئی تھی کہ کمرے میں کوئی نہیں ہے.. وہ بنا کسی ہچکچاہٹ سے باہر آئی تھی اور حنان جو سمجھا تھا کہ اندر سے ہانا پانی نکلیں گی.. دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا.. دونوں کی نظروں کا تصادم ہوا تھا... ایک لمحہ لگا تھا زری کو اس صورتحال سمجھنے میں وہ فوراً سے واپس باتھ روم میں غائب ہوئی تھی...

ای ائی ایم سوری... مجھے اندازہ نہیں تھا... وہ بھی بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا... اور زری اس آواز میں کہا کہ وہ سن لے...

عید کے بعد از نشاء عمر

اُس اوکے اپ جاس یہاں سے... اس کا دل ڈگمگایا تھا۔۔۔ بمشکل آنکھوں میں جمع ہونے والے نمکین پانیوں کو پلکوں کی باڑ توڑ کے باہر نکلنے سے روکا تھا۔۔۔

اندر سے اتنی دھیمی سی اواز حنا کے کانوں سے ٹکرائی تھی...

اسے اس کا چاند نظر آگیا... اس نے اسے پالیا تھا... وہ مسکرایا... لیکن...

زرویش ایک بات کہوں... وہ وہیں کھڑا رہا...

جی.. اندر سے پھر وہ ہی دھیمی سی اواز آئی...

اپ اس رشتے سے انکار کر دیں.... وہ ادا سی سے گویا ہوا..

اندر زری نے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ کے اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹا تھا... وہ جواتنے دنوں سے

خود سے بھی چھپ رہی تھی. آج دل کر رہا تھا سب بتا دے اسے... انکار کر دے... وہ

کیوں چپ تھی کیا اس خوف سے کہ حنا انکارنا کر دے... اس کا خواب سچ نا ہو جائے

لیکن وہ تو صرف خواب تھا... اور ضروری نہیں خواب سچ ہوں

عید کے بعد از نشاء عمر

پلیز حنان ص۔۔ صاحب ا۔۔ اپ جائیں یہاں س۔۔ سے مجھے دیر پور ہی ہے... اس نے اپنے گالوں کو بے دردی سے رگڑا...

زرویش.. پلیز تم سمجھنے کی کوشش تو کرو...

اپ۔۔ سمجھنے کی کوشش کریں حنان... اور پلیز یہاں سے جائیں... جو اللہ نے میرے لیے لکھا ہے وہ ہی مجھے ملے گا... میں اپ کی وجہ سے یا اپ کے لیے اپنا راستہ نہیں چھوڑ سکتی... اب کی بار زرویش کا لہجہ سخت تھا...

ٹھیک ہے... میں جارہا نہیں لیکن تم پچھتاو گی.. زری بہت پچھتاو گی.... وہ بھی کہہ کے باہر نکلتا چلا گیا

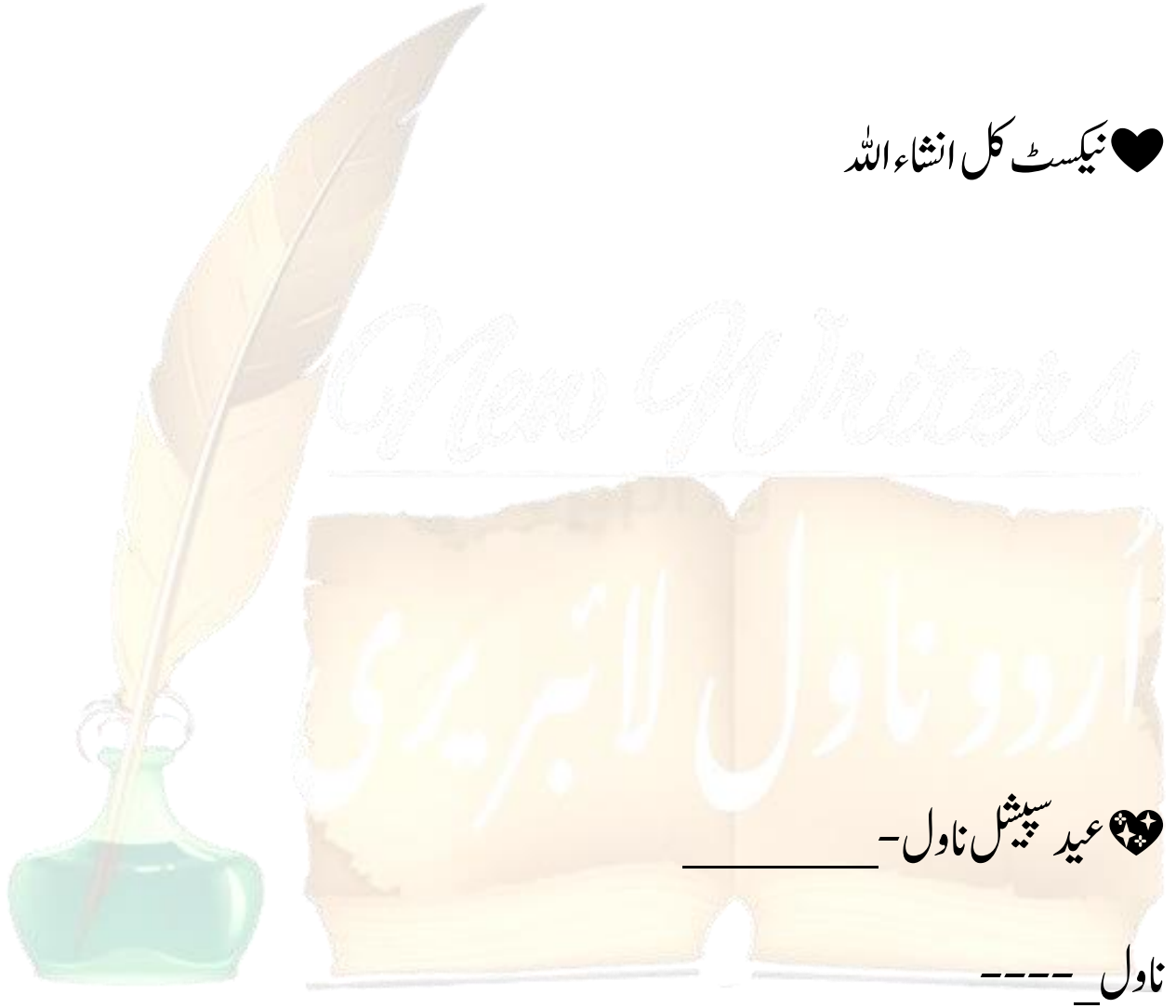
○○○○○○○

زرویش اور یاور کی منگنی بہت ہی خوش اصولوبی سے ہو گئی تھی.. سب ہی خوش تھے سوائے یاور زری اور حنان کے... کون کس کے حق میں اچھا تھا یہ تو قسمت ہی جانتی تھی... زرویش اب تک مضبوط صرف اس لیے تھی کہ اس نے حنان کو اپنے دل کا حال نہیں بتایا تھا ابھی تک... وہ جانتی

عید کے بعد از نشاء عمر

تھی کہ جو نہی حنان کو پتا چلے گا پھر وہ اور شیر ہو جائے گا اس کا مقصد پورا ہو جائے گا...
اس کی چاہت مکمل ہو جائے گی... وہ کیس لیے یہ سب کر رہے تھے... جانتے بوجھتے

♥ نیکسٹ کل انشاء اللہ



اگلے دن وہ جلدی اٹھ گئی ساری رات جاگ جاگ آخری وقت ہی انکھ لگی تھی... اج عید کا دن تھا لیکن اج کے دن کی ویسی کوئی خوشی اس کے دل میں نہیں تھی جیسی ہونی چاہیے تھی۔۔۔ نماز ادا کر کے اس نے اپنے لیے دعا مانگی.... کتنی ہی دیر قرآن پاک کھولے بیٹھی رہی تھی۔ وہ لفظ لفظ پڑھتی جاتی اور انسوؤں انکھوں سے انسو بہتے جاتے.... اس کے دل پہ جسے کسی نے بھاری سیل رکھ دیا تھا.... اپنے ساتھ ساتھ وہ ایک اور جیتے جاگتے انسان کو بھی مار چکی تھی... تلاوت کر کے وہ باہر ائی تو ابا اور اما سامنے ہی بیٹھے تھے ان کو سلام کر کے وہ ابا کے عید کے کپڑے نکالنے چلی گئی...

واپس آ کے اس نے شیر خور ما بنایا تھا بن کے اس نے ساڑے سات عید کے نوافل ادا کیے نہا کے نیو کپڑے پہن کے وہ تیار ہوئی تھی بس زار اسی ہی کہ اما پریشان ناہوں۔۔۔

دوسری طرف حنان کا عید کے دن بھی اس کا سامنا نہی ہوا تھا زرویش سے... وہ نماز ادا کے سیدھا اوپر اگیا.... اس کے کپڑے ویسے ہی پڑے تھے پیک ہوئے انہیں کھول کے

عید کے بعد از نشاء عمر

دیکھنے کی بھی زحمت نہی کی تھی اس نے... یہ کپڑے اس نے بڑی چاہ سے بنوائے تھے کہ جب وہ زری کی ہیلپ کروا رہا تھا اس وقت اس نے اس کے عید کے کپڑے بھی دیکھ لیے تھے.. پھر اس نے سیم کلر میں بنوائے تھے کہ بعد وہ بس اتفاق ہے کہہ دے گا... لیکن اب وہ اس حالت میں ہی نہی تھا کہ کسی کو کسی قسم کہ صفائی دیتا عید کا دن بھی بس لیٹے لیٹے گزارا تھا اس نے-----...

○○○○○○○

وقت تیزی سے گزر رہا تھا... ابا کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے کی نعمت سے نوازا تھا وہ بہت خوش تھیں...

ابا بس چوبیس گھنٹے اسی کے ساتھ ہی لگی رہتیں اس کا نام معیز بھائی (ہانا ابا کے شوہر) نے رکھا تھا معید... اب تو وہ ایک ماہ کا بھی ہونے والا تھا ابا کے بھی کاغزات بن رہے تھے کہ تین ماہ بعد معیز بھائی نے واپس پاکستان انا تھا اور اپنے بیٹے اور بیوی کو ساتھ لے جانا تھا...

حنان تم بھی شادی کر لو اب... ہانا نے معید کی شرٹ چینج کرتے اسے مخاطب کیا جو بظاہر تو موبائل پہ مصروف تھا

میں ہیلپ کروں۔۔۔۔ اپانے افرکی...

اجازت دے دیتا تو اپا کل ہی اس کی شادی کروادیتیں...

وہیے اگر مجھے اجازت دیتے تو میں زر ویش کو....

اس کے علاوہ ہر لڑکی سے شادی کر لوں گا اپا... لب بھینچتے اس نے سخت لہجے میں ان کی

بات کو کاٹا...

بس کرو... اے بڑے.... جس کے چکر میں تم پڑے ہونا وہ بس خوبصورت ہی ہے...

سیرت اس میں کچھ خاص نہیں ہے...

میں کسی کے پیچھے نہیں پڑا وہ خود پڑی ہے اور مجھے فلحال کسی سے بھی شادی نہیں کرنی۔۔۔

ایسا تو نہیں ہو سکتا اب کہ تم شادی نا کو۔۔۔۔۔ اپ نے جیسے اس کا مذاق اڑایا تھا۔۔۔

اپ پلیر یہ ٹاپک بند کریں... اس سے پہلے کہ میں اٹھ کے چلا جاؤں

عید کے بعد از نشاء عمر

دھمکی دیتے اس نے ہانا کو انکھیں دیکھائی تھیں..

اچھا میرے بھائی... جب تمہارا دل کرے کرنا مجھے کیا ہے.. کب تک ہو ٹلوں سے
روٹیاں کھاتے رہو گے... آخر میں بھی وہ اسے سنا ہی گئی تھیں جبکہ حنان دانت پھیس کے
رہ گیا...

○○○○○○○○

صامیہ بہن جو دن آپ کو مناسب لگیں رکھ لیں... ویسے میرے خیال میں جتنا جلدی ہو
سکے اتنا بہتر ہے.. یاور کی امی نے صامیہ بیگم کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا... آج وہ لوگ تاریخ
رکھنے آئے تھے...

انور صاحب آپ..... صامیہ نے زری کے ابو کی طرف دیکھا کہ وہ کوئی فیصلہ کریں...

اگلے ماہ کی چھ تاریخ کیسی ہے... انہوں نے بھی صامیہ کو ہی دیکھ کے بات کی تھی...

چلو ٹھیک ہے پھر بات پکی سمجھو... چھ تاریخ کو ہم بارات لے کے آئیں گے... یاور کی امی
تو ہتھیلی پہ سر سو جمانے والا کام کر رہی تھی... جبکہ صدیقی صاحب کچھ تذبذب کا شکار

عید کے بعد از نشاء عمر

تھے.... لیکن پھر بھی باہمی مشاورت کر کے انہوں نے چھ تاریخ ہی فائنل کی تھی....
ان کے جانے کے بعد صامیہ بیگم زری کے پاس آئیں جو اپنے کمرے میں لیٹی جانے کیا
سوچ رہی تھی... اسے دیکھ کے تو وہ مسکرا بھی ناسکیں تھیں... جب سے اس کی منگنی
ہوئی تھی وہ خوش ہونے کی بجائے اداس نظر آتی تھی...

میری گڑیا... وہ اس کے پاس آتے اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیرنے لگیں... وہ جوتیکے پہ سر
رکھے لیٹی تھی زرا سا اٹھ کے ان کی گود میں سر رکھ لیا....

اپنی پریشانی بتاؤ.... انہوں نے اس کی بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا...

کون سی ڈیٹ فیکس ہوئی. ان کی بات نظر انداز کرتے اس نے کروٹ بدلتے اپنا چہرہ ان
کی گود میں چھپایا تھا

چھ تاریخ اگلے ماہ کی... اس کا سر سہلاتے کہا...

زرویش نے آنکھیں زور سے بند کر کے اپنی آنکھوں کا سیال بہنے سے روکا تھا... پھر تو
جلدی تیاری کریں اما.. مجھے رخصت کرنے کی پندرہ دن ہیں بس آواز گلو گیر ہوئی...

عید کے بعد از نشاء عمر

ابھی وقت ہے کچھ۔۔۔ اس کے بالو میں انگلیاں چلاتے اسے تسلی دی۔۔۔

میں کیسے رہوں گی اما۔۔۔ اب کی بار وہ شدت سے روئی تھی۔۔۔ اتنی شدت سے کہ صامیہ کے ہاتھ پیر پھول گئے۔۔۔

زری کیا ہو گیا ہے بیٹا۔۔۔ ایسے نہیں روتے دیکھو اگر کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتاؤ۔۔۔ میں حل کروں گی اس کا چہرہ اسیدھا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اما مجھے شادی نہیں کرنی۔۔۔ میں اپ لوگوں کے بغیر کیسے رہوں گی۔۔

اوف ف زری تم نے تو ڈرا ہی دیا تھا۔۔۔ پاگل نا ہو۔۔۔ سب کی شادی ہوتی ہے۔۔ میری بھی ہوئی تھی تو تمہارے ابا کے ساتھ رہ رہی ہوں نا۔۔۔ ایسے کون کرتا ہے۔۔۔ دیکھنا تم جب اپنے میاں کے ساتھ ہو گی تو سب کو بھول جاو گی ہمیں بھی۔۔۔ مسکراتے اسے پیار سے سمجھایا۔۔۔

نہیں بھول سکوں گی اما۔۔۔ اسے تو کبھی بھی نہیں۔۔۔ بس دل میں ہی وہ سوچ کے رہ گئی۔۔۔۔۔
اسے کچھ سمجھ نہیں رہا تھا کیا کرے۔۔۔ اب تو حنان کو بھی دیکھے اسے مہینہ ہو گیا تھا جب

عید کے بعد از نشاء عمر

سے اپا اوپر شفٹ ہوئی تھیں وہ نیچے کم ہی اتا... باہر کی طرف سے ہی چلا جاتا تھا... نیچے شاہد وہ اپا کی ہی وجہ سے اتا تھا... باقیوں سے تو اس کا انسانیت کا رشتہ بھی نہیں تھا... بے دردی سے گالوں کو رگڑتے وہ اما کی گود سے اٹھی تھی...

اما پ جا کے سو جائیں... چہرے پہ مسکراہٹ سجاتے اپنی پریشان حال ماں کو تسلی سی دی...

تم ٹھیک ہو... اس کے بال پیچھے کرتے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیا... میں بالکل ٹھک ہوں اما.. بس وہ زرا سا ایموشنل ہو گئی تھی اپ لوگوں کا سوچ کے... ان کی ہتھیلیوں پہ پیار کرتے اس نے ان کی طرف دیکھا تھا... ٹھیک ہے بیٹا میں جاتی تم سو جاو... اور پریشان نا ہونا... اس کے چہرے پہ پیار کرتے وہ وہاں سے اٹھ ائی تھیں... ان کے جانے کے بعد وہ بیز کر اون سے ٹیک لگائے کتنی ہی دیر تک جاگتی رہی

○○○○○○○

عید کے بعد از نشاء عمر

اما صبح جاتی شام کو واپس اتی ایک ہی بیٹی تھی ان کا بس نہی چلتا تھا دنیاں کی ہر چیز اسے جہیز میں دے دیں... اب تو گھر میں جگہ نہی ملتی تھی کہ کون سی چیز کہاں رکھوں... ابھی بھی وہ شاپنگ کرنے گئی ہوئی تھیں.. زری اور ابا گھر پہ ہی تھے.. وہ کچن میں کھڑی پانی کی بوتلیں بھر رہی تھی جب اپا اپنا ننھنا شہزادہ لیے وہاں آ گئیں..

اسلام علیکم... کیسی ہو زری... چئیر گھسیٹ کے وہ وہیں بیٹھ گئیں...

وا علیکم السلام... ٹھیک ہوں اپا... یہاں کیوں بیٹھ گئی ہیں گرمی میں.. میں ارہی اپ باہر چلیں... وہ بوتل کا ڈھکن بند کرتے انہیں گھور کے بولی...

ہاں دیکھا لو تم بھی انکھیں... ایک حنان اور ایک تم ایسے کرتے ہو میرے ساتھ جیسے تم لوگوں سے چھوٹی ہوں... بتیس سال کی ہوں..

ہا ہا ہا اپا تو بوڑھی ہوتی جا رہی ہیں... انکھ دباتے شرارت سے انہیں دیکھا...

وہ دونوں باہر نکل آئیں تھیں... معید اسے دیکھ کے کلاکاریں مارنا شروع ہو چکا تھا...--

عید کے بعد از نشاء عمر

حنان جو ابا کے ہمرے میں داخل ہو رہا تھا زری نے بس اسے پیچھے سے ہی دیکھا تھا آج
کتنے دن بعد...

آج خیریت ہے بڑے بڑے لوگ ہمارے غریب خانے پہ.. زری نے اپا کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا...

ہوووو... دو تین دن تک ہم لوگ شفٹ کر رہے ہیں... اسی لیے ملنے آیا ہے.... پھر
اگلے دو دن کافی مصروف رہنا ہے موصوف نے...

مطلب شفٹ کر رہے۔ مصروف رہنا ہے۔۔ اس نے حیرانی سے انہیں دیکھا۔۔۔
مطلب کہ ہم لوگ جارہے ہیں دو دن تک۔۔۔ پھر یونیورسٹی میں بھی کافی ڈاکو مینٹس پہ
کام ہے تو اسی لیے آج ہی تھوڑا فری تھا تو آگیا۔۔۔۔۔

آپ میری شادی تک تو رک جاتے آپا.... اس کا دل ڈوب کے ابھرا تھا...

عید کے بعد از نشاء عمر

میرا بھی دل تھا بیٹا پر معیز کل ارہے ہیں اور پھر ہم لوگ یہاں سے جارہے ہیں دبی تو کچھ دن ان کا ارادہ اپنے امی ابو کے پاس ہی رہنے کا ہے... یعنی سسرال میں ہی رہوں گی میں کچھ دن...۔۔۔

تو اپ جائیں حنان تو رک...

نہیں بیٹا میرے بنا ایسے اچھا نہیں لگتا... اور پھر وہ آجائے گا شادی پہ... اگر اسے مناسب لگا.. کیونکہ آج کل تو وہ میری کسی بات کو بھی خاطر میں نہیں لارہا...

ہوں... وہ اور کیا کہہ سکتی تھی.. یا اور سے شادی کا اس کا اپنا فیصلہ تھا... اس نے کہا تھا پچھتاوگی... ابھی تو شروع ہوا تھا... ابھی تو پتا نہیں اسے اور کتنا پچھتانا تھا....

ٹوں ٹوں... اپا کے موبائل پہ شاید میسج آیا تھا... انہوں نے موبائل اٹھا کے دیکھا تو حنان کا میسج تھا..

"پازرویش سے کہیں دو کپ چائے لے آئے"

زرویش... چائے دو. اندر حنان کہ رہا...

عید کے بعد از نشاء عمر

اوو کے ابا بھی بنا کے لاتی ہوں.. وہ فوراً سے اٹھ گی۔۔۔ ادھر سے زرویش کچن میں گئی
ادھر سے حنان انور صاحب کے کمرے سے نکل کے اوپر چلا گیا... اس نے جان بوجھ
کے کہا تھا وہ فلحال زرویش کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا...

زرویش جب اندر چائے لے کے گئی تو ابا بھی سوچکے تھے حنان تو سرے سے ہی
غائب....

ابا حنان چلا گیا... اس نے باہر کے ہانا سے پوچھا...

ہاں کب کا تم نے چائے بنانے میں دیر کر دی لڑکی...

اسے دیکھ کے ہنستے انہوں نے اس کو تقریباً ست کالقب ہی دے دیا تھا...

پانچ منٹ تو لگتے ہی ہیں یا یہ کیا بات ہوئی اب میں کوئی جن تو ہوں نہیں چٹکی بجائی اور
چائے حاضر.... اسے غصہ ہی اگیا تھا...

اچھانا پھر کبھی سہی.. انہوں نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا.... رہنے دیں ابا یہ ہی لے جانا اور

اپنے بھائی کو دے دینا... جیسے مجھے تو سمجھ ہی نہیں اتانا اس کا... جان بوج کے کیا ہے ایسا

عید کے بعد از نشاء عمر

اپ کے بھائی نے... منہ بناتے وہ اپا کو اچھی بھلی سنا کے چلی گئی تھی.. ٹھہر س پہ کھڑا حنا
اس کی ساری باتیں سن چکا تھا سر جھٹکتے اس نے جیسے زرویش کی باتوں کو بھی دماغ سے
جھٹکا تھا...

○○○○○○○

اس کی شادی پہ کوئی خاص ہلہ گلہ نہی ہوا تھا... اس کی کچھ کزنز ہی تھیں جنہیوں نے
اسے مہندی لگائی تھی.. یاد رکھو کہ نام کی... جوں جوں وقت قریب آ رہا تھا اس کا دل جیسے
بند ہونے کو تھا... اپا لوگ تو کب کے چلے گئے تھے.. ان کے جانے کے بعد تو اسے لگا تھا
کہ اس کی زندگی اب سہی معنوں میں ویران ہوئی تھی...

زرویش بیٹا جلدی سے جاوہ باہر کھڑے ہیں... اس نے پار لر جانا تھا میک اپ کے
لیے... اما نے بھی ساتھ جانا تھا... وہ پریشان تھی اور اما اسے دیکھ کے پریشان...

زرویش اگر تم خوش نہی ہو تو ابھی بتا دو بیٹا...

عید کے بعد از نشاء عمر

اما ایسا کچھ نہیں ہے.. اب اور کوئی جواز ہی نہیں بنتا تھا سب سے پیچھے ہٹنے کا.... حنان تو تھا
نہی جس کے لیے وہ سٹینڈ لیتی.... سوچتے اسے پتا ہی نا چلا کب وہ پار لڑ پہنچ گئے
تھے...

وہاں اسے دو گھنٹے لگے تھے واپسی پہ یا اور انہیں لینے آیا تھا... بڑی سی چادر میں زری کو چھپایا
ہوا تھا.... وہ بہت پیاری لگ رہی تھی لیکن اداس... سسٹج پہ بیٹھے سب ان کی طرف
متوجہ تھے...--

یاور صدیقی کیا اپ کو زرویش بنت انور سے یہ نکاح قبول ہے...

جی ہاں قبول ہے...

نکاح خوان نے تین دفہ پوچھتے نکاح کے سپر زپہ اس کے سائن لیے

پھر یہ ہی الفاظ زرویش کے لی دہراے... اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے ج... جی اس کی

زبان بھی لڑکھڑاگی تھی...--

چھ سال بعد ○

عید کے بعد از نشاء عمر

بابا....بابا..

پروفیسر آفندی... پلینز سٹیج پہ آ کے ہم سب کو اپنی خوبصورت باتیں سننے کا شرف دیں... بابا... اس سے پہلے کہ وہ سٹیج پہ جاتا.. اس کا بیٹا بھاگتا ہو اس کے قریب آیا تھا... بابا.. مجھے تھائیں... رافع وہاں موجود سب کے ہی دلوں میں بستا تھا... رافع کی ماں نہیں تھی اس وجہ سے وہ ہر وقت اپنے بابا کے ساتھ ہی رہتا.. وہ کہیں بھی جاتے رافع لازمی ساتھ ہوتا اگر کبھی وہ اسے گھر بوا کے پاس چھوڑ جاتا تو لوگ حیرت میں پڑ جاتے کی اج وہ ساتھ کیوں نہیں ہے... وہ اسے اٹھائے سٹیج پہ آیا..

بیس منٹ کے بعد جب وہ سٹیج سے اترتا تو اس کے ہاتھ میں ایک میڈل تھا اور ہر طرف تالیوں کا شور گونج رہا تھا... وہ سٹوڈینٹس سے لے کر گیت کے گارڈ تک کا ہر دل عزیز تھا.... بس لڑکیاں اس سے خار کھاتی تھیں کہ ان کے ساتھ ہمیشہ اس کا رویہ سخت ہو جاتا البتہ لڑکے اس سے فری ہو کے بات کرتے سب اس کی دل سے عزت کرتے تھے...

عید کے بعد از نشاء عمر

بابا تانی... وہ اس سے چاکلیٹ مانگ رہا تھا.. جسے وہ تانی کہتا تھا... چاکلیٹ لفظ اسے مشکل لگتا تھا... افندی نے چوکیٹ گاڑی کے ڈیش بورڈ سے اسے اٹھا کے دی...
تھینکیوں... ایک کس اس کی گال پہ کرتے وہ سیٹ پہ ہی کھڑا ہو گیا... اج وی فنگشن کی وجہ سے لیٹ ہو گیا تھا ورنہ وہ اس سے پہلے ہی گھر چلا جاتا تھا.. اسے چار بجے سے پہلے پہلے گھر پہنچنا تھا..

○○○○○○○○

کیسا رہا اج کا دن... صامیہ نے اگے ہو کے بیٹی کا ماتھا چوما تھا....

بہت اچھا اما... اج اسے نیوں گریڈ ملنا تھا....

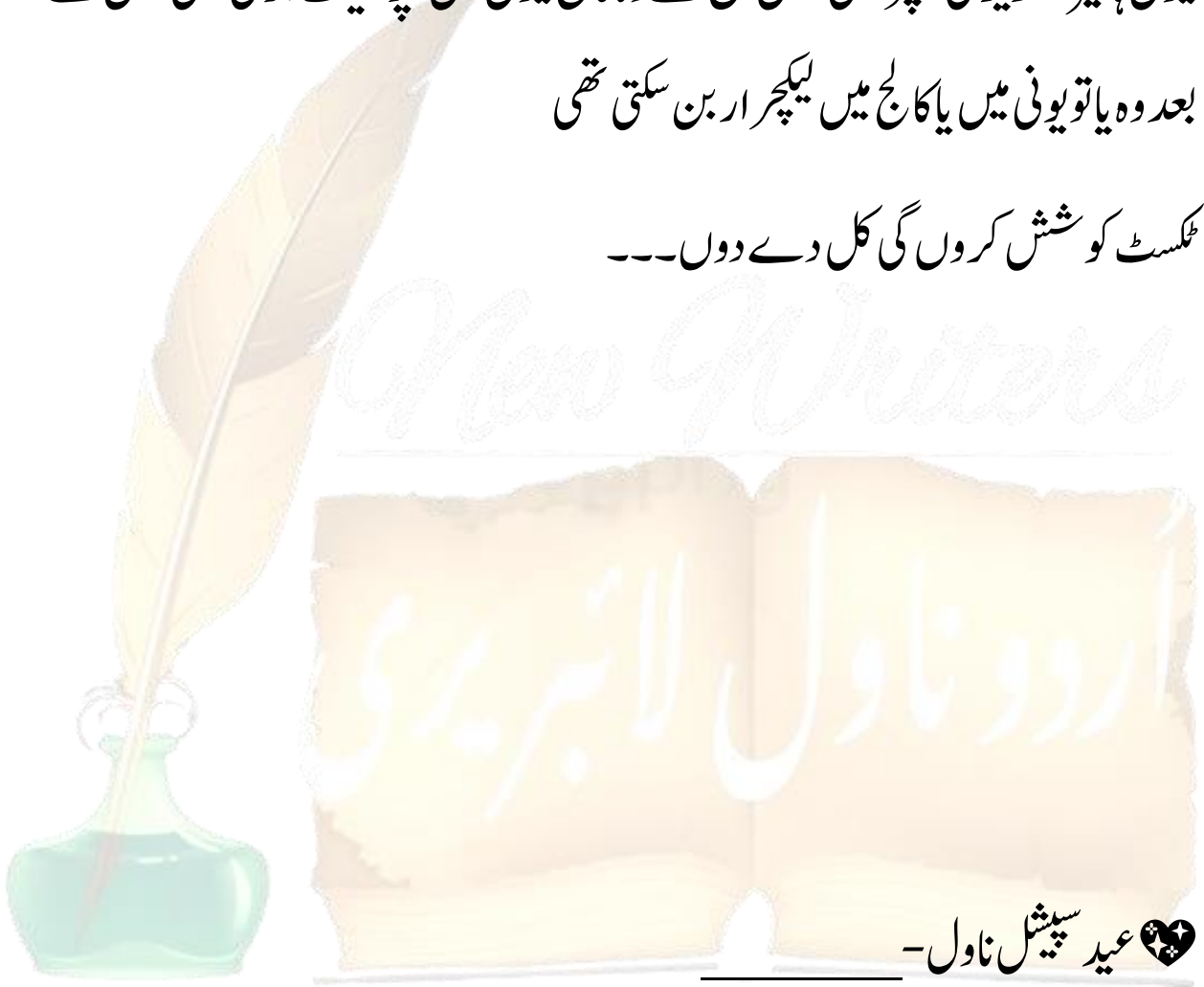
اللہ میرے بیٹی کو کامیاب کرے... میں ایک دفہ پھر اس کا ماتھا چومتے انہوں نے اسے دعاسی تھی....

وہ ان سے پیار لیتی اندر ابا کے پاس ای تھی.... ان سے مل کے جیسے اس کے اندر سکون سا اترتا چلا جاتا تھا...

عید کے بعد از نشاء عمر

مجھے پتا تھا میری بیٹی ضرور کامیاب ہوگی...

ابا.. یہ اپ لوگوں کی دعائیں ہیں جو میں آج یہاں تک پہنچ گئی ہوں... ابھی تک وہ سکول
لیول ہائر سٹڈیز کی ٹیچر تھی لیکن آج سے وہ کالج لیول میں اپوائنٹ ہوئی تھی جس کے
بعد وہ یا تو یونی میں یا کالج میں لیکچرار بن سکتی تھی
ٹکسٹ کو شش کروں گی کل دے دوں۔۔۔



ناول۔۔۔۔

عید کے بعد۔۔۔۔۔

قسط... 7

آج یونیورسٹی آف اسلام آباد میں اس کا پہلا دن تھا.... اما اور ابا سے وہ بہت ساری دعائیں لے کے آئی تھی...

گیٹ پہ گارڈ کو اپنا کارڈ دیکھاتے اندر داخل ہوئی.. وہ یونیورسٹی کیا تھی کہ جسے وہ کسی اور ہی جہاں میں آگئی ہو... بڑی بڑی سیلڈینگز..... اونچے اونچے کمرے.. اور آس پاس ہریالی... ہر طرف سٹوڈینٹس آ جا رہے تھے... کچھ سائیڈز پہ بنے سیٹینگ ٹیبلز پہ بیٹھے یا تو گپ شپ کر رہے تھے یا سٹڈی... وہ ہر طرف نگاہ دوڑاتے آگے کی طرف بڑھ رہی تھی... یونیورسٹی کے گیٹ سے لے کے ایڈمن کے افس تک اس نے ایک بھی ایسی لڑکی نہیں دیکھی تھی جس کا رنگ ہلکا سا نولہ بھی ہو... سب کے رنگ گورے تھے یا میک اپ کا کمال تھا بہر حال اسے ان سب سے کیا لینا دینا... ابھی وہ ایڈمن کے افس میں داخل ہونے لگی تھی جب پیچھے سے اسے کسی نے آواز دی.....

عید کے بعد از نشاء عمر

گندی مش... وہ کوئی چھوٹا بچہ تھا.... اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا.... ایک چھوٹا سا بچہ
اسے گھور رہا تھا...

اندر نا جائیں... اندر افس میں جب بابا ہوتے تو کوئی بھی لڑکی اندر نہیں جاتی... وہ اسے
اپنے توتلے الفاظ میں منع کر رہا تھا...

وہ مسکراتے اس کے قریب آئی... اوکے بیٹا میں نہیں جاؤں گی جب تک آپ کے بابا
نہیں چلے جاتے...

نا.... ہاتھ نا لگائیں.. زری نے اسے پیار سے گالوں کو چھونا چاہا تو وہ بدک کے پیچھے ہٹا
.....

کیوں بیٹا میں پیار کروں گی... وہ پھر بھی مسکراتی رہی تھی...

نہیں آپ گندی مش ہیں آپ کا فیس گندہ گندہ اس کے اوپر کالے کالے داغ لگے.... وہ
سمجھ گئی تھی کہ وہ بچہ اس کے سانولے رنگ پہ چوٹ کر رہا ہے..... ایک لمحے کے لیے وہ

عید کے بعد از نشاء عمر

گھر اسی گئی تھی... کہیں ایسا تو نہیں کہ اس یونی میں کالے یاسا نو لے لوگ الاو نہیں ہیں... نہیں ایسا کیسے ہو سکتا....

بیٹا.. اپ کے بابا بلارہے ہیں... اس سے پہلے کہ اس کی سوچوں کی رو بھٹکتی اس بچے کو کسی نے بلایا تھا.... وہ بھی مسکراتے پیچھے ہٹ گئی تھی.. پھر وہ بچہ اپنے بابا کے ساتھ ہنستے ہنستے وہاں سے چلا گیا... ان لوگوں کے جانے کے بعد وہ ایڈمن کے افس میں داخل ہوئی... اسلام علیکم سر...

واعلیکم السلام.. آئے آئے مس اپ کا ہی انتظار کر رہا تھا میں... پروفیسر مصطفی صاحب نے اٹھ کے اسے چیرہ بیٹھنے کی اجازت دی تھی... اسے یہ پروٹوکول اچھا لگا تھا جس طرح باہر ایک چھوٹے سے بچے نے اسے ڈس ہارٹ کیا تھا. وہ ڈر رہی تھی اندر سے.... پر اب کچھ ریلکس تھی... پھر وہ ادھے گھنٹے تھے ضروری ڈاکو مینٹس پہنچے سائین کر کے وہ باہر نکل آئی... اس کی جوائنگ آج ہی اسٹارٹ تھی... بلیک کلر کی لانگ شرٹ کے ساتھ اس نے براؤن کلر کا کھلا ٹراؤزر پہنا تھا ہائیٹ زیادہ ہونے کے وجہ سے اس کی پرسنلیٹی پہ سوٹ بھی کر رہا تھا....

عید کے بعد از نشاء عمر

وہ ایڈمن کے بتائی گے روم میں داخل ہوئی تھی.. جہاں بچوں کی کافی ساری تعداد تھی... وہ اندر داخل ہوئی تو تمام سٹوڈینٹس جو ہنسی مزاق میں مشغول تھے سلیقے سے سیدھے ہو کے بیٹھے....

اسلام و علیکم... ایوری ون... اس نے ڈانس پہ لگامانک ہاتھ سے سیدھا کیا تھا....
وا علیکم السلام.. سب کا مشرکہ جواب آیا....

کیسے ہیں سب.. ننگسٹرز.. پیشورانہ مسکراہٹ سجاتے اس نے سب کو دیکھا..
الحمد للہ.. بالکل ٹھیک آپ کسی ہیں... سب بے پھر ایک ساتھ کہا تھا سب اسے دیکھ کے مسکرا رہے تھے... اسے کچھ گڑبڑ لگی تو پیچھے مڑ کے دیکھا..
وائٹ بورڈ...

وائٹ بورڈ پہ اس کی زات کی دھجیاں اڑائی جا چکی تھیں.. بڑے بڑے کالے حروف میں لکھا گیا تھا.. "ہمارے بیچ کا تو کالی بلی کٹ گئی راستہ"

عید کے بعد از نشاء عمر

اوف مت چھیڑو بلیوں کے ناخن تیز ہوتے ہیں... کالی بلیاں تو ویسے بھی جنگلی ہوتی ہیں وہ یونی میں کیا کرنے آئی ہے"

یہ تمام الفاظ تھے جو بوڈ پہ لکھے گے اس کے سامنے پھر بلیاں بنائی گئی تھیں جن میں باقی سفید اور ایک کالی بلی تھی.... یہ سب دیکھ کے ایک لمحے کے لیے اس کی آنکھیں دھندھلائی تھیں.... اگلے ہی لمحے وہ واپس مڑی تو پوری کلاس ساکت ہوئی تھی... وہ مسکرا رہی تھی... پھر وہ ہنسی تھی اور ہنستی ہی چلی گئی... کچھ لوگ تو حیرانی سے منہ کھولے بیٹھے تھے کہ کہیں میم پاگل تو نہیں ہو گئیں کچھ کو وہ ہنسی اپنا مزاق اڑاتی ہو لگ رہی تھی... اس نے بڑی مشکل سے کنٹرول کیا تھا ہنسی کو....

سوری سوری سٹوڈینٹس... ایکچولی اپ کو ایک بات بتاتی ہوں... جب میں ایڈمن افس کے سامنے تھی تو مجھے ایک بچہ ملا جس نے مجھے کہا کہ اپ کا منہ گندا ہے اور اپ کے منہ پہ داغ ہیں... اس کی بات سن کے میں ہرٹ ہوئی.. اس لیے نہیں کہ اس نے مجھے گندایا داغ دار کہا اس لیے کہ اس بچے کے زہن میں کمپلیکشن کو لے کے ایسی سوچ کس نے بیٹھائی ہے.. کس نے سیکھایا... ہمارا اسلام تو ایسا نہیں ہے... خیر بات تو اپ لوگوں نے

عید کے بعد از نشاء عمر

بھی کی... یہاں بیٹھے کتنے سٹوڈینٹس مسلمان ہیں.. تقریباً سب ہی ہونگے کچھ ہی ہوں جو کر یسچن یا کسی اور مزہب کے ہو گے... یار تم لوگوں کو یہ نہیں پتہ کہ کالی بلی کٹ گئی راستہ بس ایک من گھڑت بات ہے.... کیا پتہ یہ جو کالی بلی ہے یہ اپ کو اونچایوں میں پہنچا دے.... اپ کو جینا سیکھا دے.. کالی بلی پہ اس نے اپنی طرف اشارہ کیا.... ایکچولی مجھے ہر گز برا نہیں لگا کہ اپ لوگوں نے میرے بارے میں ایسا لکھا یا مجھے کالا کہا... میں جو ہوں سب کے سامنے ہیں... یہاں بیٹھی کتنی ہی لڑکیاں ایسی ہونگی جن کے منہ دھلواے جائیں تو ان کا کمپلیکشن میرے جیسا ہی ہو گا یہاں تک کہ میرے سے بھی ڈل ہو سکتا ہے... ہمارے اسلام نے گورے کو کالے پہ فوقیت نہیں دی... ہمارے اسلام میں حضرت بلال حبشی جو ازان دیتے تھے... کیتنے پیارے تھے رسول اکرم کو... ہلانکہ وہ بھی سیاہ کالے تھے.... پیارے بھی ان کو جو اللہ کو پیارے تھے اللہ کے محبوب تھے... اسے کی باتیں سن کے سب ہی شرمندہ نظر آ رہے تھے... وہ انہیں شرمندہ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن سمجھنا ضرور چاہتی تھی... کہ وہ سمجھیں اب تو وہ سمجھ دار ہو گے تھے

عید کے بعد از نشاء عمر

او کے.. اس ٹاپک کو بند کرتے ہیں... اب اپنا اپنا انٹرو کروائیں... پھر میں کرواتی اپنا...
پر فیشنلی مسکراہٹ اس کے چہرے سے ایک لمحے کے لیے بھی جدا نہیں ہوئی تھی...
لاسٹ رولاسٹ سٹوڈینٹ.. اس نے سب سے آخر سے لینا شروع کیا تھا.. اسی ترتیب
سے کلاس کے 73 بچوں نے اپنا تعارف کروایا.... بس پیچھے پانچ منٹ ہی بچے تھے لیکچر
ختم ہونے میں...

میم اب اپ کی باری... نتاشہ بولی...

ہوں... میں زرویش انور..... اپنے والدین لی اکلوتی اولاد ارلاڈلی بھی... بی کام کیا ہوا
ہے انٹرسٹ ڈیزائنر بنے میں تھا لیکن کچھ وجوہات کی بنا پہ بن نہیں سکی... 28 سال کی
ہوں... سکول ٹیچر رہی ہوں... پھر ساتھ ساتھ لیکچرار کے لیے اگے سٹڈیز بھی کی کچھ
ٹیسٹ دیے اینڈ فائنلی اپ کے سامنے... ایک نظر موبائل پہ ڈالتے اس نے ساری کلاس
کو دیکھتے اپنے بارے میں بتایا...

عید کے بعد از نشاء عمر

اور میم اپ میریڈ... ایک منچلا لڑکا بولا تھا... اب اسے اتنے جلدی نام تو نہیں یاد ہونے
تھے...

نو.. ان میریڈ ہوں..

اوووو.... سبکی ہونٹ گول ہوئے تھے...

ٹراے مت کرنا... کالی بلی ہوں.. خیف سا طنز کرتے و پھر سب کو شر مندہ کر گئی تھی...
وقت کے ساتھ ساتھ. اس میں بہت بدلاوایا تھا پہلے جو چھوٹی چھوٹی باتوں پہ غصہ کر جاتی
تھی اب وہ برداشت کرتی تھی...

لیکچر ختم ہونے کا وقت ہوا سب سٹوڈینٹس کھڑے ہو گئے...

میں جاؤں پہلے کالی بلی راستہ کاٹے گی اب تو...

سب نے منہ بنایا تھا پھر اس نے اجازت دے دی سب کو تو وہ سب باہر چلے گئے

○○○○○○

عید کے بعد از نشاء عمر

باباج ایمن (ایڈمن) کے افس میں مجھے مش ملی... تین سالہ رافع افندی کے ساتھ
چھوٹے چھوٹے قدم لے رہا تھا...

کون سی مش.... افندی نے موبایل پاکٹ میں رکھتے کہا...

پہلے مجھے تھائیں پھل بتاؤں گا.... اس نے اس کی طرف دیکھتے بازو دیا کیے تھے... افندی
نے جھک کے اسے بازو میں اٹھالیا.....

اب بتاؤ کون سی مش دیکھی میلے بیٹے نے.... وہ اس کی زبان استمال کرتے اسے شرارت
سے دیکھا...

کالی تھیں... اور وہ ایمن کے افس جالی تھی... میں روک کے کہا... شیشی... نہیں جانا
اندربابا ہیں... وہ فل ڈرامائی انداز میں اسے بتا رہا تھا... جبکہ افندی مسکراتے اس کی بات
سن رہا تھا... یونہی باتیں کرتے کرتے وہ لوگ پیدل ہی گھر پہنچ گئے... وہ رافع کو
روز قریبی پارک لے کے جاتا تھا.... ابھی بھی وہاں سے ہی اے تھے.. بوا کھانا تیار کر
چکی تھیں... پھر اس نے رافع کو کھانا کھلایا اور خود بھی کھایا.. پھر وہ اسے لیے کمرے میں

عید کے بعد از نشاء عمر

اگیا... اس کے سونے کے بعد اس نے اپنا یونی کا کام ختم کیا تھا... اپنی چیزیں لیے وہ سٹڈی روم میں سے نکل کے ٹھہر س پہ رکھی چتر پہ آ کے بیٹھ گیا... اس کی زندگی میں اس نے بہت کچھ کھویا تھا... بلکہ دیکھا جائے تو اس نے صرف کھویا ہی تھا اس حاصل کچھ نہیں ہوا تھا... سگریٹ سلگھاتے وہ واپس معافی میں گم ہو گیا.. جہاں اس سے اس کے پیارے اس سے بچھڑے تھے اور یہ لمحے وہ کبھی نہیں بھول سکتا تھا!

○○○○○○○

اما میں جا رہی ہوں دعا کرنا میرے لیے... وہ چادر لیتے باہر نکلی تھی... اللہ کی امان... صامیہ نے اس پہ دعا پڑھ کے پھونکتے اللہ کے سپرد کیا تھا... ادھے گھنٹے میں وہ یونی پہنچی تھی.. گیڈ سے انٹر ہوتے ہی اسے گارڈ نے ایک بکے دیا تھا جس کے اندر ایک کارڈ تھا اس پہ سوری لکھا ہوا تھا.... اور اوپر بڑا سا مینشن کیا ہوا تھا فرسٹ بیچ او بزنس ڈیپارٹمنٹ... اسے پڑھ کے وہ مسکرائی تھی بکے لیے وہ اگے آئی ابھی دس قدم کا فاصلہ طے کیا تھا کہ ایک سٹوڈینٹ نے اسے آ کے ایک کاڈ دیا تھا... وہ بھی سوری کا تھا... ساتھ سیڈ فیس بھی بنا ہوا تھا.. اس پہ کچھ بچوں کے نام بھی مینشن

عید کے بعد از نشاء عمر

تھے.... وہ پھر مسکرائی تھی... وہ چلتے چلتے راہداری تک آئی... ایک اور بچہ اس کے پاس ایک بوکس لے کے آیا تھا..

اہان... واہ... اس کے اند ایک خوبصورت سی واچ تھی.. نازک جو اس نے نکال کے اسی وقت اپنی کلائی میں باندھ لی تھی.. اس کے اندر پڑے کارڈ پہ لکھا ہوا تھا...

وی آر ایپو لو جائز فار مس بی ہیویر... میم یو آر بیوٹیفل وہ مین اوف دا ورڈ یو آر لو کینگ سو کیوٹ و د سمانل...

اچھا تو بٹرینگ ہو رہی ہے... کھکھلا کے ہنستے وہ اگے بڑھی... کلاس میں انٹر ہوتے اسے ویل کم کیا گیا بہت خوبصورت انداز میں... وہ ہی بچے جنہوں نے کل اس کا مزاق بنایا تھا اج وہ ہی بچے اسے عزت اور مقام دے رہے تھے... اگر وہ کل ان پہ غصہ کر جاتی یا کلاس چھوڑ کے چلی جاتی.. تو یہ بچے کبھی بھی یہ حقیقت رٹلا سنا کر سکتے کہ انسانیت کا رنگوں سے کوئی کمپئر نہیں ہوتا....

عید کے بعد از نشاء عمر

اج پر اپر طریقے سے اس نے پڑھانا شروع کیا تھا... سب بچے کھل کے اس سے کو سچن کر رہے تھے... لیکچر ختم ہونے کے بعد وہ کلاس سے باہر آئی تو اس کا موبائل بجنے لگا... اما کی کال تھی.. اس کہ خیریت پوچھ رہی تھیں.. بات کرتے کرتے وہ یو نہی درختوں والی سائیڈ پہ نکل آئی

ادھر کم ہی سٹوڈینٹس پائے جاتے تھے... ابھی وہ بات کر کے پلٹی تھی کہ دھک سے رہ گئی... رافع وہاں کھڑا اسے گھور رہا تھا....

مش اپ یہاں سے ہلیں گی نہیں... وہ اسے ایک درخت کے ساتھ لگاتے وہاں سے واپس بھاگ گیا تھا... وہ اتنا تو جان گئی تھی کہ یہ بچہ بہت سمجھدار ہے... وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی جانے کا کہ وہ اپنے بابا کی انگلی تھامے تقریباً انہیں گھسیٹنے کی کوشش کرتا وہاں آیا...

بابا یہ ہیں وہ مش.. جس کا کل میں نے اپ کو تہا تھا. اور اپ نے مجھے ڈانٹا تھا.. وہ اپنی ہی کہی جارہا تھا جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے حیرت زدہ ہوئے تھے....

عید کے بعد از نشاء عمر

ح.. حن.. حنان... زرویش کی زبان لڑکھڑائی.... حنان کی بھی ایسی ہی حالت تھی.. اج
چھ سال بعد اسے پھر وہ سب یاد آگیا تھا....

تم یہاں کیسے.. حنان نے خود کو سنبھالتے رافع کا ہاتھ پکڑا تھا...

میں کل ہی یہاں آئی ہوں بزنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار... اسے دیکھتے جیسے وہ اسے
اپنے اندر سمالینا چاہتی تھی...

اووہ اپ کی جو ننگ تھی کل.... سر ہلاتے وہ مڑا تھا.. زرویش بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے
لگی... حنان نے اس کے بعد کوئی بات نہیں کی.... بس خاموشی سے چلتا رہا...

کیا ہم کافی پی سکتے ساتھ میں... وہ ہی زرویش جو اس سے بات کرنے سے گھبراتی تھ
کہیں اس سے محبت ہی نا ہو جائے اج وہ خود اسے افر کر رہی تھی..

سوری.... وہ ایسے ہی چلتا جا رہا تھا...

پلیز حنان... وہ بھاگتے ہوئے اس کے ساتھ ہوئی...

پروفیسر افندی... نام ہے میرا... سپاٹ لہجے سے اسے باور کروایا...

عید کے بعد از نشاء عمر

میرے لیے اپ حنان ہی رہیں گے اور اپ میرے ساتھ کافی پی رہے ہیں ابھی... اسے رعب سے کہتے وہ اس کے سامنے کھڑی ہو گئی....

دیکھیں مس زرویش...

جی دیکھ رہی ہوں اب اپ چلیں اس کے بات کاٹتے وہ کینٹین کی طرف بڑھ گئی..... اس کے اتنے اسرار پہ حنان بھی اس کے ساتھ ہی کیفے میں اگیا...

اپا کیسی ہیں... اور اپ نے شادی کر لی مبارک ہو... دل میں کہیں ہلکا سا درد بھی ہوا.....

حنان اسے اگنور کرتا کافی پیتا رہا.....

حنان میں اپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں...

سوری میں اپنے پر سنلزنہر کسی سے شعر نہیں کرتا... وہ اس کا دل توڑتا وہاں سے اٹھ کے

چلا گیا... زرویش نے اپنی آنکھوں کو چھپک کے پانی کو اندر دھکیلا تھا جو اس کی بے رخی پہ

چھلکنے کو بے تاب تھا... اب اس کیسے رخی بنتی بھی تھی آخر کو شادی جو کر لی تھی... ا

عید کے بعد از نشاء عمر

اس دن کے بعد زرویش تقریباً روز ہی اس کے پیچھے پیچھے ہوتی وہ اسے سمجھاتا کہ سب کیا سوچیں گے لیکن زرویش بھی اپنی بات سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹی تھی...

اپ مجھے اپا کا ایڈریس دے دین میں ان کے پاس چلی جاؤں گی آخر زری نے تنگ ا کے اس سے ایڈریس ہی پوچھ لیا کہ وہ تو دے ہی دے گا...

اللہ کے پاس.... بے رحم نظروں سے اسے دیکھتے وہ زرویش کو ساکت کر گیا تھا یہ کیسا مزاق ہے..... وہ تقریباً چیخی...

مزاق نہیں حقیقت ہے... غیر مرئی نکتے پہ نظریں جمائے وہ چمیر پہ بیٹھا ٹانگیں جھلا رہا تھا... وہ لوگ آج بھی کیفے میں بیٹھے تھے....

یہ رافع انہیں کا بیٹا ہے.. اس نے اسے رافع کیا بتایا جو اسے اس کا بیٹا سمجھ رہی تھی... مطلب پلیز مجھے سب بتائیں...

حنان زرا سا سیدھا ہو کے بولنا شروع ہوا تھا

عید کے بعد از نشاء عمر

وہاں سے آنے کے بعد... اپا تو دبی چلی گئیں... پہلے کچھ عصہ سب ٹھیک تھا پھر وہاں معید بہت بیمار ہو گیا... بس ایک ہفتہ ہی اور وہ زندہ رہ سکا... اس کے جانے کے بعد اپا بپت بیمار رہنے لگیں دو سال بعد پھر اللہ تعالیٰ نے اپا کو رافع سے نوازا تھا.. لیکن کچھ پیچیدگیوں کی وجہ سے وہ اسے جنم دینے کے چوبیس گھنٹے بعد ہی اس دنیا سے چلی گئی... معیز بھائی نے دوسری شادی کر لی... اس کے بعد رافع میرے ساتھ ہی رہتا ہے... ایک ہی سانس میں اس نے اپنے پہ گزرہ قیامت کا ایسے زکر کیا تھا جیسے اب وہ ان سب کا عادی ہو گیا ہو... تم سناؤ کافی دیر بعد بھی جب زری کچھ نابولی تو اس نے خود ہی پوچھا.... تمہاری شادی ہو گئی ہو گی بچے بھی ہونگے.... ساتھ اندازہ بھی لگایا...

لیکن وہ خاموش تھی....

○○○

عید کے بعد از نشاء عمر

عید سیشل ناول-_____

ناول_----

عید کے بعد ---_____

نشاء عمر_____

آخری قسط ○○

معاوضی ○

روشنا تو خود ہی میرے بیٹے کے پیچھے پڑی... ورنہ وہ تو اسے منہ بھی نالگے... اس کا تو قد
ہی اتنا چھوٹا ہے کہ میرے بیٹے کے کندھے کے برابر بھی نا اے...

عید کے بعد از نشاء عمر

یاور کی ماں بڑی بے دردی سے محلے کی خاتون کے سامنے اس کی ذات کے پر نچے اڑا رہی تھیں.. روشنا جوان کو نکاح کے لیے بلانے آئی تھی.... اپنے بارے میں یہ سن کے اسے اندازہ ہو گیا کہ یہ یاور سے اس کی شادی تو نہیں ہونے دیں گے...

اگر ایسا ہے تو پھر یاور سے زری کی بھی شادی نہیں ہوگی...

وہ اپنے آپ کو نارمل رکھتے انہیں لیے سیٹجہ لگائی نکاح خواں زرویش سے اس کی منظوری لے رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک منٹ.... یاور کی ماں نے ایک دم سے اکے روکا تھا... سب حیران ہوئے کہ انہیں کیا ہوا....

دیکھیں بھائی صاحب.. یہ وقت تو نہیں ہے ایسی بات کرنے کا... لیکن میں چاہتی ہوں آپ یہ گھریا ور کے نام کر دیں... انہوں نے جیسے اپنی طرف سے دھماکہ کیا....

یہ گھر پہلے ہی زری کے نام کروا چکا ہوں... انہوں نے جھوٹ بولا.... یہ ساری بات حنان انہیں اس دن بتا کے گیا تھا کہ ان کا کوئی نا کوئی مقصد ہو گا.. بس نکاح کے وقت

عید کے بعد از نشاء عمر

اپنے اسے سنبھالنا ہے اور انہوں نے لمحے کے ہزار وین حصے میں فیصلہ کیا تھا۔۔۔ کہ اب وہ شادی نہیں کریں گے یا ور سے۔۔ ابھی وہ بولنے لگے تھے کہ...

ایک منٹ انٹی... ان کی بار پھر کوئی بولا تھا اور وہ تھی روشنا...

انکل کیا اپ اپنی بیٹی سے پیار نہیں کرتے...

یہ کیا بے تکا سوال ہے انور صاحب حیران ہوئے وہ پہلے ہی پریشان تھے۔۔۔...

انکل اپ جس سے اپنی بیٹی کی شادی کر رہے ہیں وہ دوسری شادی کرنے والا ہے اور وہ بھی مجھ سے اور تو اور ان کا منصوبہ تو اپ سے اپ کا گھر ٹھگنے کا ہے... کہہ کے وہ خاموش ہوئی..

وہاں اتنی خاموشی چھا گئی تھی کہ گھڑی کی سوئی گرے تو اس کی بھی آواز اے....

صدیقی صاحب شرمندہ تھے جبکہ یا اور اٹھ کے چلا گیا.... زرویش ایک بڑے منصوبے کا

شکار ہونے سے بچ گئی تھی

عید کے بعد از نشاء عمر

حنان اب خاموش تھا۔ اس کی بات سن کے اس نے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ بلکہ وہ کہہ بھی کیا
سکتا تھا۔۔۔۔۔ کتنی ہی دیر وہ ایسے ہی بیٹھے رہے پھر زری اٹھ کے چلی گئی تو حنان بھی وہاں
سے اٹھ آیا تھا....

○○○○○

اما پ کو پتا ہے مجھے کون ملا.... وہ جب سے ائی تھی چپ چپ تھی... اس نے حنان کے
بارے میں ابھی گھر میں کچھ نہیں بتایا تھا... لیکن اب اسے بتانا تھا اس کا دم گھٹ رہا تھا
اب....

کون ملا.... وہ کب سے اپنی بیٹی کی پریشانی کو نوٹ کر رہی تھیں...
حنان.... ایک نظر ان کو دیکھتے پھر سے نظروں کا رخ بدل لیا...
او وہ اچھا.. توں نے اسے گھرانے کا نہیں کہا....

وہ ایکسائڈ سی ہوئیں...

نہی اما.... ابھی نہیں کہا

عید کے بعد از نشاء عمر

وہ کیسا تھا۔۔۔

ٹھیک اما۔۔۔۔۔

اچھا اس کی بہن کا پوچھا۔۔۔ ہانا اور اس کا بیٹا معید کیسا ہے۔۔۔

ہانا اپنی فوت ہو گئی ہیں۔۔۔ اور معید بھی اس کی آنکھ سے آنسو نکالتا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا کہ رہی ہو زرویش پاگل۔۔۔۔

اما مجھے بھی یقین نہی ا رہا تھا۔۔۔ پر یہ ہی حقیقت ہے۔۔۔ پھر زری نے سب کچھ انہیں بتایا جو

حنان نے اسے بتایا تھا رافع کا بھی انہیں بتایا۔۔۔۔

اس کے گھر کا پتا ہے تو چلیں۔۔۔ انہوں نے زرویش سے پوچھا۔۔۔

اما نہی پتا لیکن کل پوچھوں گی اگر بتا دیا۔۔۔ ورنہ وہ بہت بدل گئے ہیں۔۔۔ انہی تو ہم بھی یاد

نہیں ہیں۔۔۔ اداسی سے بتاتی وہ پیچھے ہو کے لیٹ گئی تھی۔۔۔

عید کے بعد از نشاء عمر

ناپتر ایسا نہی ہو گا وہ بس جان بوجھ کے کرتا ہو گا.... بدلہ لے رہا ہو گا دیکھ پہلے تو بھی تو
اسے تنگ کرتی تھی اب اس کی باری.... وہ اپنی بیٹی کے دل کا تو ان چھ سالوں میں جان
ہی گئی تھیں....

پتا نہی اما....

اچھا چلو اگر وہ نابتاے تو اسے ہمارے گھرانے کی دعوت دے دو....

اسے تسلی دیتے اسے ساتھ لگایا....

اما وہ مانیں گے تو نا.... اب تو پھر رمضان آنے والا ہے.... ایک دن پھر رمضان آنے والا تھا
بس چند دن باقی تھے....

اچھا نامیر ایٹا ٹینشن کیوں لیتی ہو اللہ سب بہتر کرے گا..

ہوں.... وہ بس ہوں ہی کر سکی تھی....

○○○○○○○○

حنان... حنان رکھیں تو.... وہ اس کے پیچھے پیچھے تقریباً بھاگ رہی تھی...

عید کے بعد از نشاء عمر

کیا ہے..... اس نے غصے سے اسے پیچھے مڑ کے دیکھا... انے جانے والے سب ان کی طرف متوجہ تھے...

میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں.... جلدی سے کہتے وہ اس کے برابر ای تھی.... حنان کے قدم ساکت ہوئے...

مطلب.... اس نے حیرانگی سے اسے دیکھا.....

مطلب یہ کہ میں آپ کو پوز کر رہی ہوں کیا آپ مجھ سے شادی کریں گے.... اس نے ایک دفہ پھر اپنی بات کو دہرایا....

ہرگز نہیں.... حنان نے صاف لفظوں میں اس کے منہ پہ ہی انکار کر دیا.... کیوں.....

کیوں کہ میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا.... بلکہ کسی سے بھی نہیں کرنا چاہتا... اس کی آنکھوں میں دیکھتے حنان نے اسے گھورا....

پر کیوں حنان.... باقیوں سے ناسہی لیکن مجھ سے تو....

عید کے بعد از نشاء عمر

تم سے تو بلکل بھی نہی کرنی.... سفاکی سے کہتے اس نے قدم پھر ایک دفہ اگے کی طرف
بڑھائے....

کیوں... اپ مجھے سہی جواب دیں.... وپھر اس کے پیچھے پیچھے ای...
سیدھا ہی دیا ہے.. نہی کرنی شادی تم سے بس....

وجہ بتائیں.... کیوں نہی کرنی.... وہ اس کے سامنے کھڑی ہوتے اس کا راستہ روک
گئی....

کیونکہ تم رافع کو پسند
نہیں ہو....

اور اپ کو.... کہہ کے اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھا...،، وہ ضدی سی اس کے
سامنے کھڑی تھی....

میرے ہونے یا نا ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے...

عید کے بعد از نشاء عمر

نہیں کرنی تم سے شادی بس....

ٹھیک ہے پھر.... ہر دفعہ وقت آپ کو موقع نہیں دیتا.... وہ اسے دھمکی دیتے وہاں سے تیز تیز قدم لیتی چلی گئی.. اس کے معاملے میں وہ ابھی بھی ویسی ہی تھی... ضدی اور اس کی ناسنے والی...

شام کو اوں گا امی کو بتا دینا.... میسج ٹایپ کر کے اس نے زری کو سینڈ کیا...

موبائل و ابریٹ ہونے پہ بھی اس نے موبائل کو چک نہیں کیا تھا....

گھرا کے بھی اس نے موبائل کو بس ایسے ہی بیڈ پہ پھینک دیا حالانکہ پہلے وہ ہر دس منٹ بعد موبائل چک کرتی کہ ابایا اما میسج یا کال تو نہیں ای...

اما... انہوں نے انکار کر دیا... منہ بناتے وہ کچن میں ای تھی..

تم سے کس نے کہا تھا یو نہیں بے شرموں کی طرح جا کے خود ہی بول دو

اما... کیا ہے اب مجھے کیا پتا...

ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ بیل ہوئی...

عید کے بعد از نشاء عمر

اسے ہلاو میں دیکھتی ہوں کون ہے...

اسے چولہے کے سامنے کھڑا کر کے وہ خود باہر نکل آئیں...

گیٹ کھولا تو سامنے ایک بڑی سی گاڑی کھڑی تھی..

کون... انہوں نے زرا سا اگے ہو کے پوچھا...

حنان ہوں۔ انٹی.... حنان جو دوسری طرف رخ کر کے کھڑا تھا پلٹا....

ح۔۔۔ حنان.... پتا نہیں وہ خوش ہوئی تھیں یا شکوہ... حنان اندازہ نہیں لگایا...

کیسے ہو... اگے ہو کے انہوں نے اس کی کمر پہ ہاتھ پھیرا تھا اور وہ بھی ہلکا سا جھکا تھا... ہلکی
بڑھی داڑھی پہ گھنی موچھیں کالے رنگ کے کرتے بجامے میں وہ اپنے لمبے قد کے ساتھ
بہت ڈیسنٹ لگ رہا تھا.. رافع بھی سیم ڈریسنگ میں تھا بس داڑھی موچھ نہیں تھی ورنہ وہ
بھی اس کی کاپی ہی لگتا...

اندر نہیں آنے دیں گی... مسکراتے انہیں حنان نے یاد دہرایا...

عید کے بعد از نشاء عمر

... اونا بیٹا.... اسے اندر لے کے اییں اور ڈرائنگ روم میں بیٹھایا... خود رافع کو لے کے کچن میں اییں...

اوو اما حنان ایا ہے وہ رافع کو دیکھ کے باہر ای تھی...

ہاں ڈرائنگ روم میں ہے...

پھر وہ انور صاحب کے آنے تک ادھر ہی رہا تھارات کا کھانا کھا کے وہ گیا تھا...

○○○○○○○○

جب سے حنان گیا تھا اما سے مسکرا مسکرا کے دیکھ رہی تھیں... اس کی حالت تو یہ تھی کہ وہ شرمابھی نہیں پار ہی تھی... بس ڈھیلوں کی طرح اما کے سامنے بیٹھی دانت نکال رہی تھی...

اس دفہ تو تمہیں عید اے پہلے ہی رخصت کروں گی... اما نے اسے ہھر سے چھیڑا تھا...

اما کل ہی کر دین نا... اس نے بھی دانت نکالتے جواب دیا تھا...

جب یاور سے شادی ہو رہی تھی تب تو بڑا رو رہی تھی

عید کے بعد از نشاء عمر

اس وقت دل راضی نہیں تھا شادی کے لیے اب آپ مجھے چھیڑیں گی اس نے نڑوٹھے پن سے کہا

میں نے کیوں تنگ کرنا ہے... وہ اسے دیکھ کے ہلکا سا مسکریں تھیں جس کے چہرے پہ اب شرم کی لالی ظاہر ہو رہی تھی

اچھانا اما میں کام کر لوں اب پھر وہ وہاں سے چلی گئی
اپنی بیٹی کی خوشی کے لیے دعائیں کرتے ہوئے اٹھ گئی تھیں...

○○○○○

وہ یونی میں ابھی اپنی کلاس سے نکل رہی تھی جب رافع اس کے پاس آیا تھا....

یہ لیس تانی... اس کے ہاتھ میں چو کلیٹ تھی جو اس نے زرویش کو دی...--

یہ کس لیے بیٹا اسے اٹھاتے گال پہ پیار بھی کیا....

یہ بابا کے افس سے تھا کے لایا ہوں ان کو نہیں بتایا... اس کے کام میں بتاتا وہ بہت پیارا لگا تھا....

عید کے بعد از نشاء عمر

پر کیوں اپ پوچھ کے لیتے...

اپ کو سوری تہنا... بابا کہتے سب اتھے ہوتے ہیں... وہ تین سال کا بچہ ابھی تو تلی زبان میں بات کرتا تھا... لیکن وہ اسے بات کو سمجھ جاتا جیسے وہ بچانا ہو کوی بڑا سمجھدار انسان ہو... ایکچولی حنان اسے سب کچھ شروع سے ہی بتاتا رہا تھا... کیا اچھا ہے کیا برا ہے... کیسے کیسے کرنا ہے اور کیسے نہیں کرنا... یہ رنگ والی بات. کا تو اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ وہ یہ بھی سوچ لے گا.. پھر جب اس نے سارا کچھ اسے بتایا تھا تو اس نے اسے ڈانٹا بھی تھا اور پیار سے سمجھایا بھی تھا... عام طور پہ وہ اس سے ہمیشہ پیار سے بات کرتا تھا... لیکن اس دن جانے کیوں اسے غصہ آیا تھا....

وہ دونوں حنان کے روم میں اے تھے جو لپ ٹاپ پہ جھکا کام کر رہا تھا... اپ کے بیٹے نے مجھے ابھی ابھی ماما کہا ہے... وہ سائیڈ پہ رکھے صوفے پہ بیٹھ گئی... جی. میں نے ہی اسے سیکھایا ہے... دونوں جانتے تھے کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں نا اس نے کہا تھا اور نا ہی حنان نے رافع کو سیکھایا تھا...

عید کے بعد از نشاء عمر

اچھا... اما سے بات ہوئی... وہ جانے کیا جانا چاہ رہی تھی...

نہی... اج شام کو اوں گا پ کے گھر... وہ مسلسل اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا....

او کے... میں چلتی ہوں... رافع کو وہیں چھوڑ کے وہ باہر جانے لگی تھی لیکن حنان نے روک لیا...

ایک کافی پی لیں ساتھ... اب کی بار اس نے زرویش کو دیکھا۔۔۔۔

نہیں میرے پاس ٹائم نہیں ہے... اسے صاف انکار کرتے وہ باہر نکل گئی...

وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے اس کا ایسے اگنور کرنا برا لگا ہے....

خیر انا تو اب میرے پاس ہی ہے منالوں گا... مسکراتے وہ پھر سے کام میں مشغول ہو گیا

○○○○

رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو چکا تھا یونیورسٹی کی ٹائمنگ بھی چینج ہو گئی تھی... ابھی

ابھی وہ واپس آئی تھی جب امانے اسے بتایا تھا کہ پندرہویں روزے کو اس کا نکاح ہے....

عید کے بعد از نشاء عمر

اما... عید کے بعد کر لیتے۔۔۔۔۔

جی نہی اس دفہ تو عید سے پہلے ہی شادی کرنی ہے اسے اپنے پیچھے سے حنان کی اواز ائی تھی... اسے بھی امانے ہی بلایا تھا.... وہ چاہتی تھیں کے ان لوگوں کو بازار لے جائیں کپڑے وغیرہ لینے کے لیے رافع بھی حنان کے ساتھ ہی تھا...

اچھا چلو جلدی سے منہ ہاتھ دو لو... پھر چلتے ہیں... صامیہ بیگم نے اس سے ہینڈ بیگ اور موبائل لیا۔۔۔۔۔

جی اما... وہ سر ہلا کے اندر چلی گئی جبکہ وہ خود حنان اور رافع کے ساتھ باپر نکل ائی تھیں وہ لوگ حنان کے ساتھ ہی جا رہے تھے... تھوڑی دیر بعد جب زر ویش اگئی تو سب مل کے بازار گئے تھے... زر ویش کا جوڑا جو نکاح کے لیے لیا وہ لائٹ پنک تھا اور اس پہ ہلکا کام بھی کیا ہوا تھا... لہنگے کے ساتھ لانگ شرٹ اور چوڑے باڈر والا دوپٹہ... جبکہ حنان نے وائٹ کاٹن کا ہی لیا تھا... بقول اس کے اب وہ بوڑھا ہو رہا شیر وانی پہنے وہ اچھا تھوڑا ہی لگے گا... وہ لوگ جلدی ہی ضرورت کا سامان لے کے واپس آگئے تھے... حنان انہیں چھوڑ کے چلا گیا....

عید کے بعد از نشاء عمر

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزرتے گزرتے پندرہویں روزے تک آپہنچا... عشاء کی نماز اور تراویح ادا کر کے ان کا نکاح کیا گیا تھا... بس چند ہی لوگ شامل تھے آس پڑوس کے... ریسپشن عید کے بعد کرنا تھا...

○○○○○○○○○○

وہ تیار ہوئے حنان کے روم میں بیٹھی تھی جب حنان دستک دیتا اندر داخل ہوا
تھ۔۔۔۔۔ اس کا کمرہ بس تھوڑے سے ہی پھولوں سے سجایا گیا تھا...

اے ہمہممم۔۔۔۔۔ اسلام و علیکم... گلا کنھکا رتے اس نے سلام کیا!...

پھر اسے ایک نظر اسے دیکھتے اس نے دروازہ بند کیا۔۔۔۔۔

وہ جو مزے سے سکون سے بیٹھی تھی اب اس کا دل سہی معنوں میں اچھل کے حلق تک
ایا تھا... اس سے پہلے کہ وہ اس کے قریب اتنا وہ جلدی سے اٹھ کے بیڈ پہ ہی کھڑی ہو
گئی...

عید کے بعد از نشاء عمر

حنان جو واپس مڑ کے اس کے قریب آنے لگا تھا اسے ایسے کھڑے ہوتے دیکھ کے حیران
ہوا

اپ کوپ..پتار مضان ہے... وہ بے تکا سوال کر گئی تھی لیکن اس کا مطلب بہت گہرا
تھا۔۔۔۔۔

جی پتا ہے.. وہ بیڈ کے قریب آیا جبکہ زری دوسرے کنارے پہ جا کھڑی ہوئی...
بیڈ جاو کھا تھوڑی نا جاو گپھرا بھی انٹی رافع کو بھی لے ایں گی... اسے بیٹھنے کا اشارہ
کیا... لیکن وہ اور سائیڈ پہ ہوگی۔۔۔۔۔

نا... نا... وہ سر ہلاتے اور فاصلے پہ ہوئی...
زری... میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں تمہارے پیچھے بھاگ نہیں سلتا... اور تم بھی اب کوئی
اٹھارہ سال کی دلہن نہیں ہو اٹھائیس سال کی ہو گئی ہو... اسے ڈانٹتے بازو سے پکڑ کے بیڈ
پہ بیٹھایا... اس کا منہ سوچ چکا تھا...

عید کے بعد از نشاء عمر

اپ بہت ڈیش ہیں ویسے حنان... میں اپ سے پہلے ہی ناراض تھی اور اب پھر اپ نے مجھے.....

سوری... مان لیا تم ابھی اٹھارہ کی ہی ہو... ویسے بھی لڑکیاں کبھی اٹھارہ سے اوپر کی نہیں ہوتیں نا... ایک انکھ دباتے اس نے اس کی کلائی میں کنگن ڈالے تھے.... شکر ہے وہ کنگنوں کی طرف متوجہ تھی ورنہ اس بات کا جواب بھی وہ ٹھوک بجا کے دیتی... بہت پیارے ہیں حنان... کنگن گھماتے اس نے حنان کو دیکھا!..

شکریہ... شکریہ.... مجھے پتا ہے میں بہت پیارا ہوں.... مسکراہٹ دباتے زرویش کی انکھوں میں دیکھا... جہاں اب پہلے سے ہٹ کے شرم و جھجک اور شاید محبت کی روشنی جگمگا رہی تھی....

میں نے کنگن کا کہا ہے... کتنے خوش فہم ہیں.. ابھی تو اپ بوڑھے ہو رہے تھے.... انکھیں سکیڑ کے ساتھ اس کا جائزہ بھی لیا...

عید کے بعد از نشاء عمر

ہاں ہو رہا ہوں ابھی ہوا نہیں ہوں.... اس بات پہ دونوں ہنسے تھے.... اج دونوں خوش تھے بے انتہا خوش....

زرویش.... ہنستے ہنستے اس نے زروش کے دونوں ہاتھوں کو ہاتھوں میں لیتے اپنی طرف متوجہ کیا.... اور وہ جواج خوشی سے بس ہنسے جا رہی تھی اس کا دل زور سے دھڑکا تھا... جی..

ایک بات کہوں.. اس سے اجازت چاہی...

تم غصہ نہی کرو گی... پتا نہی وہ کیا بتانے والا تھا زروش نے سر ہلا دیا...

تمہیں پتا اج سے چھ سال پہلے ہم لوگ کیوں نہی مل سکے... وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا...

کیوں... اس کی مسکراہٹ بھی مدہم ہو چکی تھی...

تمہیں پتا اس دنیاں میں بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہے جہاں دونوں اطراف سے محبت ہو.... حقیقت میں سو فیصد میں سے صرف دو فیصد... اگر عام نظروں سے دیکھا جائے تو

عید کے بعد از نشاء عمر

سو میں سے پچاس فیصد لوگ دونوں اطراف سے محبت کرتے ہیں... میں بھی ان پچاس فیصد لوگوں میں سے تھا.... اور پتا ہے وہ پچاس فیصد لوگ کیسے ہوتے ہیں... اس کے ہاتھ ابھی بھی زرویش کے ہاتھوں کو تھامے ہوئے تھے...

ہوں... وہ پوری توجہ سے اسے سن رہی تھی...

وہ پچاس فیصد لوگ وہ ہوتے ہیں جو دیکھاتے تو محبت ہیں لیکن ان میں سے ایک منافق ہوتا ہے....

مطلب... اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا....

مطلب جو ملتے نہیں ہیں ان کی محبت کبھی بھی دونوں طرف سے نہیں ہوتی... ان میں سے کوئی ایک ضرور منافق ہوتا ہے.... اور تمہارے معاملے میں... چھ سال پہلے میں منافق تھا... اس نے جیسے اعتراف کیا.... زری کو وہ خواب یاد آیا جب اسے حنان انکار کر دیتا ہے.... کیا وہ خواب سچ ہو جاتا...

عید کے بعد از نشاء عمر

اج سے چھ سال پہلے میں تمہارے لیے اچھا نہیں تھا.... اگر اس وقت ہماری شادی ہو جاتی تو کیا پتا ہم لوگ ایسے ایک دوسرے کی شدوتوں سے تمنا کرتے...

اگر اس وقت ہماری شادی ہو جاتی تو اس پاس کے لوگ باتیں بھی کرتے... کہ کرایہ دار اے تھے اور انور صاحب کی بیٹی نے ان کا لڑکا پھنسا لیا....---

زرویش جواب جنان کی باتیں سن کے رونے لگی تھی ایک دم سے مسکرائی تھی اور ساتھ گھورا بھی...

حالانکہ اپ لائن مارتے تھے میں تو پکی تھی... ہاتھ چھڑواتے وہ پرے ہوئی....

کیا ظالم بیوی ہو... ابھی تو ملی اور دور دور بھاگ رہی ہو وہ اس کے ارادے بھانپتے اسے پکڑ کے پھر سے بیٹھایا تھا..

کچھ زیادہ نہیں اچھل رہی.... اسے پھر سے گھورا...

میرا بیڈ میرا کمر..

اور میری مرضی.... اس کی بات کاٹتے حنان جلدی سے بولا....---

عید کے بعد از نشاء عمر

زرویش نے ایک دفہ پھر آنکھیں سکیڑیں....

اہاں... ایسے نہیں چلے گا.... سر ہلاتے اس نے نفی کی....

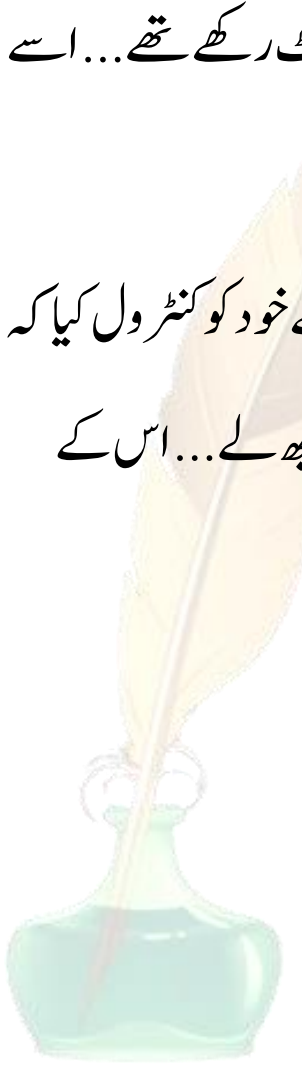
حنان نے اس کے سر کو دونوں ہاتھوں میں لیتے اس کی پیشانی پہ ہونٹ رکھے تھے... اسے حاصل کرنے کے لیے اس نے چھ سال دعائیں کی تھیں....

زرویش کی پلکیں لزر رہی تھی.... آنکھیں زور سے بند کرتے اس نے خود کو کنٹرول کیا کہ اس کے چہرے سے آج جو خوشی پھوٹ رہی تھی.... وہ کوئی اور نادیکھ لے... اس کے بعد حنان نے پھر اس کے گال پہ ہونٹ رکھے..

ٹھک ٹھک... اس سے پہلے کہ وہ اور کچھ کرتا دروازہ بجاتھا...

اور زرویش نے سکون کا سانس لیا...

حنان اٹھ کے دروازے تک آیا...



عید کے بعد از نشاء عمر

بیٹا یہ رو رہا ہے بہت.. صامیہ بیگم نے رافع کو اگے کیا جس کا رو رو کے چہرا سرخ ہو رہا تھا
نہے گالوں پہ آنسوؤں شبنم کی طرح چمک رہے تھے... حنان نے اسے ان کی گود سے لے
کے اپنے ساتھ لگایا...

بابا کا شہزادہ بیٹا... رو کیوں رہا ہے... اسے گالوں پہ پیار کرتے وہ اندر لے آیا تھا...
زرویش کے ساتھ بھی اب اس کی بننے لگی تھی اس کے پاس بیٹھا کے حنان پہلے خود چہنچ
کر کے آیا اس کے بعد زرویش نے چہنچ کیا تھا.... ان کہ یہ زندگی کی پہلی رات حسین
ہونے والی تھی کہ رافع تو کچھ ہی پلوں میں سو گیا تھا...

○○○○○○○○○○

وہ فریش ہو کے باہر آئی تو اما سحری بنا چکی تھیں...
اسلام و علیکم اما... ان کے گلے سے لگتے انہیں گال پہ پیار کیا...
وا علیکم اسلام... جیتی رہو... میری گڑیا...

عید کے بعد از نشاء عمر

اب اپ کی یہ گڑیا میرے حوالے ہے... حنان بھی اٹھ کے اگیا تھا.. ان کے سامنے جھکتے
دعائیں لیں...

اللہ تم لوگوں کو ہمیشہ خوش رکھے...

امین... سحری کرتے بھی وہ لوگ ہلکی پھلکی باتیں کرتے رہے تھے...

اب تو مجھے سحری اور افطار ہر رمضان میں مفت کابنا کے دیا کرو گی نا... سحری کرے کے
وہ لوگ کمرے میں اے تو حنان نے اسے پھر چھیڑا...

جی نہیں... پیسے لیا کروں گی...

تم مجھے ہی رکھ لو پیسے کیا کرو گی.....

ایسے ہی نوک جھونک کرتے ایک دوسرے کو چھیڑتے سحری مکمل کی...

یقیناً وہ لوگ اچھی زندگی گزارنے والے تھے...

حنان میں اعتکاف بیٹھ جاؤں... اس سے پوچھتے وہ ساتھ چیزیں بھی سمیٹ رہی تھی...

اگر ساتھ میں بیٹھ سکتا ہوں تو....

عید کے بعد از نشاء عمر

حنان یہ کیا بات ہوئی... وہ ناراض ہوئی...

اچھا نا دونوں بیٹھ جائیں گے...

رافع کو کوم سنبھالے گا.... زری نے اسے گھورا...

اور مجھے کون سنبھالے گا....

ہی ہی... اپ کا کہ نہیں ہیں....

لیکن اب تو ہوں... وہ اٹھ لے اس کے پاس آیا...

اچھا بابے جا رہی میں... اس سے پہلے کہ وہ قریب اتار ویش کھڑا پ سے باہر.... حنان

بالوں میں ہاتھ پھیر کے رہ گیا....

○ عید کے بعد...

ان کے ریسپشن میں ساری یونیورسٹی ہی ای تھی جیسے... سب خوش تھے ان کے لیے

اب تو وہ یونی میں بھی ساتھ ہوتے اور گھر میں بھی.... حنان تو لیکچر کے دورن بھی زری

عید کے بعد از نشاء عمر

کے پیچھے پہنچ جاتا... بڑی مشکل سے زری نے اسے دھمکیاں دے دے کے روکا ہوا تھا... ورنہ اس کا بس چلتا تو اسے بھی اپنی کلاس میں ہی رکھ لیتا پھر جہاں وہ ادھر حنان... ویش.... میری ویش.... چھ سالوں کی ویش.... وہ یونی کے لیے تیار ہو رہی تھی جب حنان ویش ویش کرتا ہوا اندر آیا تھا...

ارہی ہوں اپ رافع کو اٹھائیں....

پھر حنان رافع کو لے کے باہر نکل گیا تو زری ویش بھی تیار ہو کے ان کے ساتھ یونی کی طرف روانہ ہو گئی...

ختم شد ○

